سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی

امروز قوم من نشناسد مقام من | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۲۸ | روزے بگریہ یاد کند وقت خوش ترم

جلد ۷ — مورخہ ۱۵ رجب ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ اگست ۱۹۰۸ء — نمبر ۱۶

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

۲۷- اگست کو
یاد رکھئے!

کیونکہ اس روز تمام بقایا داران اخبار بدر کے نام (جنہیں ہم پرائیویٹ طور پر اُن کے حساب سے مطلع کر چکے ہیں) رقم قابل الوصول کے وی ۔پی کئے جائینگے

ضروری درخواستیں

(۱) جو کارڈ آپ کے نام بھیجے گئے ہیں۔ اُن کے جواب ضرور ہی بھیجدیجئے۔ جواب میں اپنا نام اور نمبر ضرور لکھئے۔

(۲) بہتر ہے کہ رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تاکہ ہم **وی پی سسٹم** کی موجودہ ناگزیر تکلیفات سے بچ جائیں۔

(۳) جن کو حساب میں کچھ غلطی معلوم ہو۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔

(۴) وی ۔پی واپس کر کے ہمارا دُہرا نقصان نہ ہو

(۵) جن احباب نے قیمت نہیں دی۔ ان کی وجہ سے دوسرے خریداروں کو (جو پیشگی قیمت دے چکے ہیں) بھی پرچہ نہیں پہنچایا جا سکتا (اب اخبار انشاءاللہ حسب حال صفحہ پر چھپا کریگا۔) اس لئے ضروری ہے۔ کہ سب احباب حق العباد کو مدنظر رکھ کر اپنے اپنے ذمگی رقم کو ادا کریں۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا۔)

آسٹریلیا سے ایک خط

ذیل میں جس انگریزی خط کا میں ترجمہ کرتا ہوں وہ آسٹریلیا کے ایک مسلمان سوداگر حسن موسیٰ خان احمدی کی طرف سے ہے جو اس ملک میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں اور اسی ملک میں انہوں نے ایک انگریزی عورت سے شادی کرلی ہے جو اپنے خاوند کی طرح حضرۃ مسیح موعود کی رسالت پر دلی عقیدہ رکھتی ہے اس خط سے ظاہر ہوگا۔ کہ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے کس طرح اس بڑے ابتلاء کیوقت جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مرنے سے اس پر وارد ہوا اپنے فضل سے سنبھالا ہے۔ کوئی دوسرے یا نزدیک کسی پر جنبش نہیں آئی یہ خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا اور مینے اس کے اکثر حصہ کا ترجمہ کیا ہے جو درج ذیل ہے ایڈیٹر۔

مکرمی و مخدومی برادرم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل بروز جمعہ بوقت دوپہر مجھے ایک غیر احمدی دوست سے اطلاع ملی۔ کہ ہمارے معصوم امام اس جہان سے رحلت کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون میں نے یہ کہہ کر اپنے رنج و غم کو دور کیا۔ کہ اس کی زندگی کی غرض ہمیں ایک خاص تعلیم دینی تھی جو کہ اس نے بڑی کامیابی سے پوری کی۔ ہمارے درمیان اس نے اسی وقت تک رہنا تھا۔ جب تک خداوند تعالیٰ کی مرضی تھی اگر وہ اس جہان سے کوچ کرگیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اس کی تعلیم ہمیشہ کے لئے ہمارے ساتھ ہے اور ہمیشہ ہی ہمیں وہ تسلی اور تقویت دیتی رہے گی۔ جسکی ہمیں ضرورت تھی۔

جب میں اکیلا ہوا۔ تو میرے قلب کی عجیب حالت تھی میں نہ جانتا تھا۔ کہ میں کیا کروں اور میں کیا سوچوں۔ اس افسوسناک خبر کو صحیح مانوں یا غلط۔ ہوسکتا ہے کہ یہ افواہ ہی ہو۔ یا یہ کہ ہمارا امام سکتے کی حالت میں ہو۔ جیسا کہ اون کو دو بیماریاں لاحق تھیں۔ میں کچھ بھی فیصلہ نہ کرسکتا تھا۔

عبد الحکیم جیسے دشمن خوشی کے مارے پھولے نہیں سمائیں گے اور بڑی کوشش کریں گے۔ کہ وہ ہمارے کمزور بھائیوں کے ایمانوں کو ہلادیں۔ جنہوں نے پاک امام کی اس کی تعلیم کی سچی روح اور پیشگوئیوں کی اصل غرض کو نہ سمجھا ہو۔ اگرچہ پاک امام کی پیشگوئیاں میرے ایمان کو بہت کچھ مضبوط کرتی ہیں۔ مگر میں اون کے پورا ہونے کا کچھ اتنا خیال نہ کرتا تھا۔ کیونکہ پہلے نبیوں کی وہ پیشگوئیاں ہمیں ایک کافی سبق سکھاتی ہیں۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسے رستوں میں ٹھوکر کا خطرہ بھی ہوا کرتا ہے ہاں میں نے ان کی تعلیم کی پیروی کی۔ میں نے اس کی آمد کی غرض کو اور اس کے پاک اور اعلےٰ مسیحائی دعوے کو غور سے مطالعہ کیا اور مجھے ان کی سچائی کا کامل یقین ہوگیا۔ اور میرا ایمان خواہ وہ زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ویسے ہی قائم ہے۔ میں اس جسم کی پوجا نہیں کرتا تھا بلکہ میں اس کی ان باتوں کو جو اس نے ہمیں پہونچائیں پاک سمجھتا تھا۔ وہ ٹھیک وقت پر اپنے مشن کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اگر وہ ہم سے جدا ہوگیا ہے۔ تو میں اپنے وقت پر جدا ہوا ہے۔ جبکہ تمام دنیا روحانی اور دنیاوی اور اندرونی اور بیرونی طور سے اس کی تعلیم کی روح سے اس نوشتہ کے مطابق متأثر ہوئی اور ہلائی گئی۔ اس کی تعلیم کی روح ہر ایک جگہ اور دنیا کے تمام آباد حصوں میں مضبوطی سے قائم ہے اور خاص کر اس تعلیم کے آثار ان لوگوں کے درمیان قابل غور ہیں جنہوں نے اس تعلیم سے فائدہ اٹھایا ہے اور جو کہ نیک نیتی سے سچائی کی تلاش میں ہیں۔ میں آپ کو آج کا روزانہ اخبار بھیجتا ہوں۔ جو کہ آپ کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور جس میں عجائبات روزگار یعنے ان واقعات کا بیان ہے۔ جو اس مہذب دنیا میں ہورہے ہیں۔

آپ یقین کریں۔ کہ جس قدر زیادہ میں اپنے اردگرد نظر ڈالتا ہوں اور زمانے کے کرشموں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اتنا ہی زیادہ مجھے پیارے پاک امام کے مشن کی سچائی کا یقین بڑھتا ہے۔ اللّٰھم صل علےٰ المسیح الموعود وعلےٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین

اور میں آپ کو اور تمام احمدی بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری بیعت خالص ہے اور میں سچے دل سے پاک احمدؑ کے مشن پر ایمان رکھتا ہوں اور میں آپکے ذریعے سے ان قادیان کے تمام احمدی بھائیوں کو اپنے اس ایمان کا گواہ بناتا ہوں۔ میں اپنے پاک امام کی جدائی پر نہائت ہی افسوس کرتا ہوں اور یہ خیال کرکے میں بہت ہی غمگین ہوتا ہوں۔ کہ میں ایسا بد قسمت ہوں۔ کہ میں خود حاضر ہوکر ان کے دیدار سے عزت حاصل نہ کرسکا۔ یہ بات ہمیشہ کے لئے میری دل پر داغ کا کام کرے گی۔ اور سبب ہمیشہ زخمی کرتی رہیگی۔

اگر یہ افسوسناک خبر واقعی سچ ہے تو بے شک یہ احمدی جماعت کے لئے ایک بڑی آزمائش ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بڑی دلیری اور ہمت کو کام فرمادیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بڑے بڑے اور خطرناک آزمائشوں سے سلامتی سے باہر آئیں اور ایک مضبوط ایمان اور بڑے جوش سے اس پاک مشن کی غرض اور فوائد کو پھیلائیں۔ ہمیں بڑے بڑے امتحانوں کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نہائت پاک اور بہت بڑی امانت کا بوجھ اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور ہمیں اس عزت کا فخر کرنا چاہیئے۔ جو قادر مطلق خدا نے ہمیں بخشی ہے۔

جب تک ہم بڑی بڑی تکالیف کو نہ جھیلیں۔ ہم کبھی امید نہیں کرسکتے۔ کہ سپرد شدہ مشن سے ہم میٹھے پھل کاٹینگے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے اور اس کو اپنا ماٹو بنانا چاہیئے۔ کہ تمام مصیبتیں اعلےٰ کوشش کی محرک ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اسکے پاک نبی اور اس کے مسیح کی برکتیں تم پر اور ان احمدی بھائیوں پر ہوں۔ جنہوں نے اپنا وقت اور زندگی اس پاک مشن کی ترقی کے لئے وقف کردی ہے۔ آپ کو خدا تعالےٰ ضرور اجر دیگا۔

کیا آپ برائے نوازش خاکسار کا سلام پاک امام کو پہونچا دیں گے۔ (اگر وہ زندہ ہوں) اور ایسا ہی اون کے کنبے کے تمام لوگوں کو اور اس جماعت کے ممبروں کو اور ہمارے معزز حکیم مولوی نورالدین حکیم الامت کو۔ و مخدومی محمد صادق و سید محمد احسن صاحب امروہی و حکیم فضل دین صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو

آپکا صادق

حسن بن موسےٰ خان احمدی برن سٹریٹ

۲۰ رجون ۱۹۰۸ء

قابل توجہ خریداران

تمام احباب کی خدمت التماس ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں اور نیز جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تکمیل کی شکائت نعاف۔

شفقت علی خلق اللہ کا نمونہ

مسیح موعودؑ کے دو خط

مخدومی مکرمی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے دو خط دکھائے ہیں۔ جو کہ حضور نے لاہور سے ڈاکٹر صاحب کو لکھے تھے۔ اور جن میں بابو شاہدین صاحب غفر اللہ لہ کی تیمارداری کی تاکید ہے۔ میں ان ہر دو خطوط کو ذیل میں چھاپ دیتا ہوں۔ کیونکہ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارا مسیح اور مہدی کن اعلیٰ اخلاق کا نمونہ اپنے اندر رکھتا تھا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور جانے کے وقت ڈاکٹر صاحب موصوف کو حفاظت مکانات اور تیمارداری علاج معالجہ بیماران اور دیگر ایسے کاموں کے واسطے اسی جگہ قادیان میں چھوڑ گئے تھے۔ اس واسطے یہ خطوط انہیں کے نام آئے تھے

اڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

(۔۔ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ! ہم بخیر و عافیت لاہور پہونچ گئے ہیں۔ اور تمام حال ہر طرح سے خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ کی تحریر سے بڑا اطمینان ہوا۔ اور آپ کے اوپر آنے سے بڑی تسلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے۔ آمین! اور میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اٹھاکر ایک دفعہ اخویم بابو شاہدین صاحب کو دیکھ لیا کریں۔ اور مناسب تجویز کرتے رہیں۔ اور میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں۔ وہ بڑے مخلص ہیں۔ اُن کی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔ اور ایک خط بلفف خط ہذا اُن کی طرف بھی بھیجتا ہوں وہ پہونچا دیں۔ باقی خیریت ہے

والسلام راقم مرزا غلام احمدؐ از لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہونچا۔ جزاکم اللہ خیرا۔ بابو شاہدین صاحب کے تعہد اور خبرگیری میں آپ کو بہت ثواب ہوگا۔ میں بہت شرمندہ ہوں کہ اُن کے ایسے نازک وقت میں۔ قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا۔ اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا۔ وہ آپ کو ملا۔ امید کہ ہر روز آپ خبر لیتے رہیں گے اور دعا بھی کرتے رہیں۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ میاں غلام محمد مع اپنی بیوی کے لاہور میں آگئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اُن کے بعد اُس حصہ مکان میں جہاں وہ سوتے تھے۔ کسی دوسرے کے سُلانے کے لئے کیا بندوبست ہوا۔ یہ آپ کے ذمہ ہے کہ آپ اُن کی جگہ کسی ایسے عیالدار اپنی جماعت کے آدمی کو سلائیں جو خیرخواہ اور ہمدرد ہو۔ خواہ شیخ محمد نصیب کو سلاویں اور اگر وہ نہ آسکیں۔ تو اپنی جماعت کے خاص لوگوں میں سے کسی کو سلاویں۔ خواہ مرزا محمود بیگ کو سلادیں۔ بندوبست قابل تسلی ہونا چاہیئے۔ باقی سب خیریت ہے۔ چوتھے روز ڈاکٹر بیلی آتی ہے۔ دوا شروع ہے۔ اور شفاء اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر شفا بخشے آمین ثم آمین

والسلام مرزا غلام احمدؐ از لاہور ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۸ء

تاریخ وفات خواب میں دکھائی گئی تھی

میرزا احسام الدین صاحب احمدی اکبر آبادی حال فیض آباد محلہ مغلپورہ بر مکان محمود عالم

سب ایجنٹ لکھتے ہیں۔ کہ "حضرت اقدس سے ایک مدت تک خلاف رہا۔ مگر میجر ڈوئی کی موت جو ان آنکھوں کے روبرو ہوئی۔ کمترین کی ہدایت کا سبب ہوگئی۔ چنانچہ واپسی پر یکم اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو حضرت اقدس کو ایک عریضہ رجسٹری شدہ ارسال کرکے عرض گزار ہوا کہ حضرت خادم کے گناہ معاف ہونے کی دعا کیجیئے۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ جس کا جواب حضرت اقدس نے دستخط خاص سے دیگر علاوہ چند نصیحتوں کے دعا فرمائی۔ اور پھر تحریر فرمایا کہ میری طاقت تمہارے ضعف کو زایل کریگی۔ خادم نے اپنا عقیدہ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۶ء پرچہ البدر میں شایع کرایا۔ ایک عرصہ ہوا۔ کہ حضور اقدس مغفور کو ایک مکان میں بیٹھے قرآن کی تلاوت کرتے خواب میں دیکھا اور اعلیٰ حضرت کو یہ آئیت تلاوت کرتے ہوئے دیکھی قَالَ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔ میں سمجھا حضرت نے سہواً اِلَیَّ کو چھوڑ دیا۔ تب میں قرآن کی طرف جھکا دیکھا تو آئیت پاک یوں تحریر ہے۔ اور اُس کے نیچے ۱۳۲۶ کے عدد مرتب ہیں۔ چنانچہ اس مضمون کو پرچہ مشرق کے اڈیٹر کو ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۷ء کو لکھ بھیجا۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب مشرق نے ہمارا مضمون شایع کردیا تھا۔ بحمد اللہ۔ کہ جس تاریخ کو حضرت نے عالم رؤیا میں تعلیم فرمایا تھا۔ اُس کو آپ نے اپنی اجتہادی قدرت سے اظہار فرمایا۔ خدا جزا خیر دے"

میسر اکی رعائتی قیمت فی تولہ صہ روپیہ ہے

مگر اخبار بدر والحکم وریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان کے نئے خریداروں سے للعہ لئے جاوینگے بصورت ناپسند ہونے کے پورا میسرا واپس آنے پر قیمت بلا دریغ واپس ہوگی۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ مستقل کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی۔ جو بذریعہ خط وکتابت طے ہوگی۔ نامی حکماء کو محصولڈاک آنے پر نمونہ مفت

المشتہر محمد یمین احمدی از مقام داتہ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ

نوٹ۔ یہ میسرا دفتر بدر سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے۔ منیجر بدر

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائیدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی حجام ہو یا کسی اور قوم کی ہو۔ عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس ۲۵ تیس ۳۰ سے کسی صورت میں کم نہیں۔ درخواست اور خط وکتابت حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقجات دہلی اور اس کے قرب جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

---

(۲) ایک نوجوان نہائیت خوش شکل شریف الطبع زمیندار و صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راولپنڈی میں سب پوسٹماسٹر ہے اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک معترض کی چند باتون کا جواب

آپنے حضرت مرزا صاحب کو زیر نظر رکھ کر آپ کی تکذیب کی غرض سے ایک بات دریافت کی ہے۔ جو کہ حقیقت مین ایک اعتراض ہے۔ ہان آپنے اس کو ۸ نمبرون مین ادا کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ مین ایک شرع قائم یا زندہ کرنے آیا ہون۔ تمام ملک کی اصلاح میرا کام ہے۔ نیک و بد اور آئندہ امور سے مجھے اطلاع عدیمانی ہے اور تائید غیبی میرے شامل حال ہے۔ پس کیا یہ شخص نبی ہے یا نہ۔ اگر نہین تو پھر یہ بھی اور مجتہدون کی مانند ایک شخص ہے جس کے اجتہاد کا انکار موجب کفر نہین ہے اور نبی ہے تو پھر بعد از نبوت اس کی موجودگی مین اس شرع کا تعطل جائز ہے یا نہ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود اور اس کے لاکھون مرید اس کے ہوتے ہوئے اپنے دنیوی امور کے فیصلہ کا دار و مدار کسی دوسری قوم کی عقلی تجاویز پر رکھین۔ جب وہ ایک گمراہ قوم کے دباؤ کے نیچے ہے تو کیا عقل اس کو موید بتائید غیبی تسلیم کر سکتی ہے۔ جب وہ خود اس پر عمل نہین کرتے تو کیا وہ آئندہ نسلون کے لئے واجب العمل ہوگی کیا وہ فیصلے حق ہو سکتے ہین یا ان کا کوئی فائدہ متصور ہو سکتا ہے۔ کیا پہلے انبیاء کیوقت مین کبھی ایسا ہوا ہے۔

الجواب

واللہ یلہم الحق و الصواب

جب انسان کے دل و دماغ پر کسی چیز کا خیال (دو اور دو چار روٹیان) کے مشہور مقولہ کی حد تک پہونچ جاتا ہے تو احقاق حق کی راہ سے وہ دور جا پڑتا ہے اور ایسے دور از قیاس اعتراض اس سے ظہور پذیر ہوتے ہین جو کہ دوسرون کے لئے باعث تعجب ہوتے ہین آپکی تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپکا دل پہلے ان روایتون سے متاثر ہوا ہے جو کہ مہدی کی نسبت آئی ہین کہ کفار کو یون صفایا کریگا۔ اور یہ کریگا اور وہ کریگا حتی کہ مال کی اس قدر کثرت ہو جاویگی کہ کوئی صدقہ قبول نہ کریگا وغیر ذالک۔ تو اس سے متاثر ہو کر پہلے تو آپنے تائید غیبی کے معنے مقرر کر لئے کہ جس سلطنت مین وہ اور اون کے مریدین ہون۔ پہلے اس کی بغاوت کر کے اس کے قواعد مجریہ سے باہر ہو جاوین اور اس کو تباہ کر کر عنان حکومت اپنے ہاتھ مین لے لین اور پھر اس کے بعد شرع خاص ان چند امور کو قرار دیا ہے جو کہ حکومت سے متعلق ہوتے ہین اور پھر شرع قائم کرنے کو اسبات پر منحصر کیا ہے کہ ان چند امور کو حکام وقت کے دست اقتدار سے چھین کر اپنے تصرف مین لے آوے اور اس طرح تائید غیبی اور اقامت شرع کے مفہوم عام کو اس تخصیص کے شکنجہ مین کھینچا ہے حالانکہ ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ نہ تائید غیبی بغاوت حکومت اور گورنمنٹ کے امور سیاسی اور نظام ملکی سے خارج ہونے پر منحصر ہے اور نہ اقامت شرع کا انحصار ان چند دنیوی اور ملکی امور کو حکومت کے ہاتھ سے لیکر اپنے تصرف مین کرنے پر ہے۔

پھر آپنے اس قدر بھی نہ سوچا کہ کیا جو معنے تائید غیبی کے مینے کئے ہین پہلے انبیاء پر ان سے کوئی نقص تو عاید نہین ہوتا جنکو مین خود موید بتائید غیبی تسلیم کرتا ہون کیا آپکے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ پہلے سوچ لیتے کہ جب مین تائید غیبی کیلئے یہ امر ضروری قرار دیتا ہون کہ وہ غیر اقوام کی حکومت کے اقتدار سے ایسا باہر ہو کہ اس کا اور اس کے مریدون کا کسی ادنےٰ سے ادنےٰ دنیوی امور مین بھی حکومت کی طرف ہرگز کبھی بھی رجوع نہ ہو تو پھر مین ان انبیاء کی نسبت کیا جواب دونگا جن کو علماء اسلام نے مانا ہے کہ غیر اقوام کے جیل خانہ مین مدت تک قید ہوگے اور احکام تو کیا تبلیغ جیسے اہم فرض کے ادا سے بھی رہ کے جاتے رہے ہین یا جنکو غیر اقوام کی طاقت نے قتل کیا ہے اور پھر علماء اسلام کی تحریر کے مطابق ایسے نبی کوئی ایک دو نہین بلکہ اونہون نے لکھا ہے کہ بعض وقت ایک ہی دن مین بیسیون بلکہ صدہا قتل کئے گئے ہین اور جانے دیجئے۔ حضرت مسیح اور حضرت مسیح کے پیر و مرشد حضرت یحییٰ جن کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہی مسیح پر روح القدس اترا آئی تھی اون کے ساتھ کیا ہوا کیا اہل اسلام نے نہین مانا کہ یحییٰ تو مدت تک قید خانہ مین تبلیغ وغیرہ ایسے سب احکام کی تعمیل و تنفیذ سے بند ہے جو کہ حکومت سے تعلق رکھتے ہین اور پھر بالآخر قتل ہو کر ہمیشہ کیلئے ان کامون سے سبکدوش ہو گئے اور حضرت مسیح نے تو اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق حد ہی کر دی کیونکہ اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق وہ یہود کے رؤسا اور روم کے حکام کے ہاتھ مین گرفتار ہو کر حوالات مین ڈالے گئے اور پھر ان کے ڈر سے کہین بھاگ کر چلے گئے اور دو ہزار سال کے قریب گذر چکا ہے اور وہ زندہ ہین اور باوجود زندہ ہونے کے نہ مریدون کی خبر لیتے ہین اور نہ تبلیغ کرتے ہین اور باوجود موید بتائید غیبی ہونے کے ان مردود و مخذول یہود سے ایسے دم بخود ہوئے ہین کہ اس قدر عرصہ دراز گذرنے پر بھی اپنے فرائض کی خبر تک نہین لیتے اور پھر کہتے تو یہ ہے کہ مین تورات قائم کرنے آیا ہون تورات تو جو کچھ قائم کی اس کا نقشہ تو یہ ہی ہے جو دی تھا ہونز جب مسیح کے تورات قائم کرنے کا یہ حال دیکھا۔ تو سنئے یہ کہہ کر کہ شریعت لعنت ہے اور مسیح اس لعنت سے مخلوق کو چھوڑانے آیا تھا) ساری پر پانی ہی پھیر دیا۔ تو پھر اس سے تعجب نہ آئیگا۔ کہ ایسے نظارے کے قائل مذہب کا ایک متبع چند امور کو حکومت غیر کے ماتحت رکھنے کے باعث مجددین اور موید من اللہ ہونے سے انکار کرے اصل بات یہ ہے۔ کہ شریعت مین جس طرح عبادت کے احکام بیان ہوتے ہین اسی طرح انتظامی اور دنیوی تنازعات کے فیصلے بھی مذکور ہوتے ہین لیکن سنت الٰہیہ بھی جاری رہی ہے کہ کبھی تو نبوت اور سلطنت کو جمع کر دیتا ہے اور کبھی ان کو جدا جدا کر دیتا ہے اور جب جدا ہوتی ہے تو بعض وقت سلطنت کے انتظامات و فیصلجات شرعی انتظامات و فیصلجات سے بہت دور ہوتے ہین۔ تب رعیت کو اپنے دنیوی امور مین سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے خواہ پھر کوئی نبی ہو یا ولی ہو یا مجدد ہو۔ اس کو اور اس کی جماعت کو اپنے ان دنیوی امور مین (جو کہ سلطنت سے تعلق رکھتے ہین) سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اگر نبوت کے حالات سے بعد زمانہ کے باعث لوگون کو غفلت اور لاعلمی ہے تو کتب سابقہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور اگر کتب سابقہ کو تقویم پارینہ خیال کر کے کوئی توجہ نہ کرے۔ تو کم از کم قرآن مجید سے اس کو اس قدر تو پتہ چلیگا کہ بعض انبیاء کو حکام کے باعث کیا کیا روکاوٹین پیش آئین۔ حتے کہ بعض کے لئے وہ رکاوٹین اس قدر ممتد ہوئین۔ کہ ان کے چلے جانے کے بعد بھی بڑے بڑے عرصہ دراز تک وہ قائم رہی ہین۔ لیکن تجدید دین تو وہ چیز ہے۔ جو کہ نبی کریم کی خبر کے مطابق ہر ایک صدی کے سر پر ہوتی ہے پس مجددین ہی کے حال پر غور کر لیوین کہ کیا جس قدر مجددین اسلام اس وقت تک آئے ہین۔ وہ سب کے سب بادشاہ ہوتے رہے ہین یا ان کو شاہان وقت کی طرف سے کبھی اپنے کامون مین روکاوٹین نہین پیش آئین یا ان کے دنیوی امور بادشاہون کے قوانین و آرا پر کبھی فیصل نہین ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ دین سارے کا سارا نہین بگڑ جاتا۔ چند نقص پیدا ہو جاتے ہین۔ کچھ تو مسائل مین نا سمجھی واقع ہو جاتی ہے اور کچھ لوگون مین قوت ایمانی کمزور یا مفقود ہو جاتی ہے تب خداوند کریم مجدد کو مبعوث فرماتا ہے تب وہ خدا تعالےٰ کے حکم سے اون مسائل کی اصل حقیقت دنیا پر ظاہر کرتا ہے دنیا اس پر اس کی سخت مخالفت کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کی بات کو کوئی نہ مانے لیکن خداوند کریم اس کی خاص تائید اور نصرت کرتا ہے یہان تک کہ جسقدر خداوند کریم

چاہتا ہے اس قدر سعید لوگ اس کی باتوں کو قبول کر کے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ تب نشانات وکرامات اور دلائل و براہین اور حقائق و معارف اور اس کی خداداد قوت قدسیہ کے پاک اثر سے ان کا بقدر حیثیت تزکیہ ہو جاتا ہے اور ان کو ایمان کامل نصیب ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کام ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے رب کے جوار رحمت میں چلا جاتا ہے اور جو تخم ریزی وہ کر گیا ہوتا ہے۔ وہ اس کی تیار کردہ جماعت کے ہاتھ سے اس حد تک نشو و نما پاتی ہے۔ جو عند اللہ مقدر ہوتی ہے ان اس میں بھی شک نہیں۔ کہ خداوند کریم نے ان کی کامیابی کا درجہ اور طریق مختلف رکھا ہوا ہوتا ہے لیکن جو ہو جس طرح مسیح جیسا عظیم الشان نبی جب اٹھا ہے تو بہت مختصر سی اور کمزور جیسی جماعت بنا کر ایسے وقت میں چلا گیا۔ جو کہ بظاہر ایک ناکامی نظر آتی تھی۔ اور جو سلطنت وغیرہ کی امیدیں کی جاتی تھیں وہ کچھ بھی نہ ہوئیں۔ پر آخر ان کے جانے کے بعد اس کمزور اور قلیل جماعت وہ کچھ کیا۔ کہ بالآخر وہ سلطنت بھی عیسوی ہو گئی۔ کہ جس کے ایک افسر نے انکو صلیب پر قتل کر دینے کا حکم دیا تھا پس جب وہ صلیب دینے کے لئے گرفتار کئے گئے تھے اور جماعت کے لوگ سلطنت کے خوف سے عجیب لاتعلقی ظاہر کر رہے تھے اس وقت آپ کے ہمرنگ و ہمخیال لوگ یہ اعتراض کر سکتے تھے کہ اچھا اورات قائم کرنے اور اسرائیلی سلطنت کو بحال کرنے اور خود تخت پر بیٹھنے اور حواریوں کو تخت دینے آئے ہیں کہ خود گرفتار اور بے دین حکام کے قبضہ میں گرفتار ہیں وغیرہ ذالک۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ کا زمانہ آکر اس کی تصدیق ہوئی بلکہ بعض وقت شارع نبی کو بھی ایسے مشکلات پیش آتے ہیں۔ کہ بعض احکام پر بعض وقت عمل نہیں کر سکتا یا بعض پر عمل کرنے کا اس کو ساری عمر میں موقع نہیں ملتا۔ مثلاً حضرت موسے کو دیکھیں جب فرعون کے ماتحت تھے تو بہت سے حدود وغیرہ احکام کے جاری کرنیکی قدرت نہ رکھتے تھے اور پھر جب اس کے قبضہ سے آزاد ہوئے۔ تو باوجودیکہ ان کو وعدہ دیا گیا تھا کہ ارض مقدسہ ہمنے تمکو دیدی ہے اور پھر اس ملک کے متعلق بہت سے احکام خداوند کریم نے ان پر نازل فرمائے تھے جنمیں حضرت موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا تھا۔ کہ اسوقت تمنے یہ کرنا وہ کرنا۔ پر قرآن مجید گواہ ہے اور کتب سابقہ اس کے موید ہیں کہ حضرت موسیٰ نہ ارض مقدسہ میں داخل ہوئے اور نہ ان احکام پر عمل کر سکے۔ جو کہ ارض مقدسہ کی نسبت انکو دئے گئے تھے۔ پر آپکو پھر بھی مسیح ناصری کے حالات کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ کیونکہ جس پر آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ اس کو مسیح اسی کے ہمرنگ ہونے کے باعث کہا گیا ہے پس ضروری تھا کہ تبلیغ کے متعلق اور اعتراضات وغیرہ کے متعلق یہ اس کے ہمرنگ ہوں۔ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت مسیح ناصری کی نسبت شاہزادہ اور اسرائیل کا تخت قائم کرنیوالا ہونا خدا کی وحی کی بنا پر مشہور تھا اور جب وہ آئے تو ان کے وقت میں کچھ بھی نہ ہوا بلکہ دنیوی اور انتظامی امور میں وہ خود بھی اسی سلطنت کے ماتحت رہے جس کو یہود کو چھوڑنا تھا پس یہود کا ایک یہ بھی اعتراض تھا جیسا کہ دوسرا زبردست اعتراض ان کا یہ بھی تھا۔ کہ کتب سابقہ میں صاف لکھا تھا کہ مسیح سے پہلے الیاس نبی جو کہ زندہ آسمان پر گیا ہوا ہے دوبارہ زمین پر نازل ہو گا اور وہ نہیں آیا۔ پہلے اعتراض کا جواب تو مسیح نے بذات خود یہ دیا تھا کہ الیاس آگیا ہے اور وہ یہ تیرے زکریا کا بیٹا ہے یعنی الیاس کا مثیل مراد تھا۔ پر یہود نے اس جواب پر ہنسی کی اور پہلے سے زیادہ جوش میں آئے کہ کتاب اللہ کی تاویلیں کرتا ہے اور دوسرے کا جواب مسیح نے یہ دیا۔ کہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جس کے واقعہ نے یہ معنے بتائے۔ کہ مسیح خود بادشاہ پر آخر ایک وقت آئیگا۔ کہ مسیحیوں کی سلطنت ہوگی اور حواریوں نے بھی یہ جواب دیا۔ لیکن یہود نے اس پر بھی ہنسی کی اور کہا کہ تاویلیں کرتے ہیں۔ پر آخر وہ مدعی مسیح ہی تسلیم ہوا۔ اور سلطنت بھی ہوئی۔ کہ بادشاہ اور سلطنت کے اکثر اراکین اور لوگ مسیحی ہو گئے۔ اور اب تک مسیحی سلطنتیں بڑی شان و شوکت سے موجود ہیں۔ اور جسطرح مسیح کو خدائے عالم الغیب نے خبر دی تھی۔ کہ

جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یعنے تجھے نہیں بلکہ تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غالب اور حاکم رکھوں گا۔ اب تک ایسا ہی کر کے مسیح کی صداقت کی شہادت دی ہے۔

تو اسی طرح محمدی مسیح کی نسبت بھی ایک تو یہ مشہور ہوا کہ وہ آسمان پر ہے اور وہاں سے ہی اتریگا۔ دوم یہ کہ وہ آکر کفار کو قتل کرے گا اور اسلام پھیلائیگا اور عظیم الشان بادشاہ ہو گا۔ لہذا جب وہ آیا تو اس پر بھی یہی بڑے دو اعتراض کئے گئے۔ کہ آسمانی آمد کہاں ہے اور پھر وہ عظیم الشان بادشاہت کہاں ہے تو اس نے مسیح کے پہلی والے جواب اور قرآن و حدیث اور سنۃ اللہ سے ثابت کیا کہ آسمان پر دنیوی زندگی کے ساتھ نہ کوئی جا سکتا ہے نہ آسکتا ہے اور کہا خدا نے پہلے مسیح کی طرح مجھے بھی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ فرمایا ہے۔ یعنی میں خود تو مسیح کی طرح غربت اور مسکنت کے ساتھ زندگی بسر کرونگا ہاں نزدیک ہی وہ وقت آتا ہے۔ کہ مسیح کی طرح بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور میرے اتباع قیامت تک میرے مخالفوں پر غالب رہیں گے پر ان دونوں جوابوں پر اسی طرح سے اہل کتاب نے ہنسی کی۔ جس طرح کہ مسیح کے دونوں جوابوں پر ہنسی کی گئی تھی لیکن جس خدا نے وہاں پر سب کچھ کر دکھایا وہی یہاں پر بھی ضرور ہی کر دکھائیگا۔ بالآخر میں آپکو نصیحت کرتا ہوں اور خدا خوب جانتا ہے کہ درد دل سے اور علی البصیرت کرتا ہوں ہم لوگ نادان نہیں خودغرض نہیں نہ فریب اور فریبی کے ہرگز محتاج نہیں اور پھر اپنی عزت اور دوستوں رشتوں اور خصوصاً اپنے ایمانوں کے ہرگز ہرگز دشمن نہیں اور نہ ہم لوگوں نے اپنے وطنوں اور روزگاروں سے ٹہرکر یہاں پر کسی سکہ کو دیکھا تھا اور نہ ہمنے دہوکا کھایا ہے۔ قرآن و حدیث سے خوب واقف ہیں۔ زمانہ کی حالت کو خوب جانتے ہیں اور خدا کے فضل سے پھر مردم شناس اور عاقبت اندیش ہیں۔ واللہ ثم تاللہ کہ پھر ہم نے ٹہا تجربہ کیا اور سالہا سال کیا۔ پر مرزا صاحب کو مطابق سنت اللہ۔ سنۃ الانبیاء اور احادیث نبویہ کے مطابق ہم نے راستباز۔ خدا کا فرستادہ۔ خدا کا مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی غلام۔ اور آپ کے دین کا سچا عاشق اور وفادار خادم پایا ہے۔ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ خدا سے ڈریں اور دل کو حب و بغض سے خالی کرکے اور خدا سے معافی مانگ کر اور لاحول اور درود شریف اور الحمد للہ پڑھکر بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کریں کہ اس بارہ میں جو حق ہے وہ آپ پر کھولدے ایک عرصہ تک یہ دعا کرتے رہیں اگر نمازیں اپنی زبان میں کریں تو بہت عمدہ ہے علماء کا یہ متفق علیہ طریق ہے۔ حق و باطل کا اسی کو علم ہے اور ہم بھی اسی کے عاجز بندے ہیں اور وہی معروف القلوب۔ اور غفار الذنوب اور ارحم الراحمین ہے اس کا وعدہ ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ فقط والسلام

حدہ۔ محمد سرور احمدی۔ بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ السلام

مساجد احمدیہ کس طرح بن سکتی ہیں؟

پنجاب کے اکثر شہروں میں جہاں برادران احمدیہ کثرت کے ساتھ ہیں ہر جگہ ایک دو مساجد ایسی احمدیوں کے قبضہ میں ہیں۔ جہاں مخالف کسی قسم کا شر اور فساد نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن جہاں ایسی مسجد نہ مل سکے اور غیر احمدی احمدیوں کو اپنی مسجد میں نماز نہ پڑھنے دیں وہاں احمدیوں کو چاہیئے کہ اپنی مسجدیں بنا لیں۔ یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ کوئی ایک مخلص اپنے مکان کے کل یا کسی حصہ کو اس امر کے واسطے وقف کر دے اور باقی دوست کچھ چندہ کر کے اس میں مناسب تغیر کر کے مسجد بنا لیں۔ کوئی بہت زیبائش آرائش کی ضرورت نہیں۔ مسجد کی زینت تو پاک دل نمازیوں کے ساتھ ہے۔ یہی سنت اصحاب کی ہے۔ الحمد للہ کہ ہماری جماعت میں اس کے نمونے قائم ہو چکے ہیں۔ سامانہ میں ایک دوست نے اپنا مکان وقف کر دیا تھا۔ ایسا ہی سورجگڈھ سے خبر آئی ہے جس کی تفصیل ذیل کی مراسلت میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں کے اموال اور جائیداد میں برکت دے۔ قیامت تک ان کے واسطے یہ ثواب جاری رہے گا۔

ایڈیٹر

خدا سچے کا حامی اور مددگار ہوتا ہے۔ خدا نے جب چاہا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشن کی اشاعت اس گاؤں میں ہو اور اس سلسلہ کے مخالفین جو اس کے معدوم کرنے کے فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ اُن کے منصوبوں کو روکا جائے اور تکفیر اور فتویٰ تکفیر کی ناکامی ہر ایک اہل بصیرت کی نگاہ میں روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے۔ تو اس گاؤں میں ابتدائیوں ہوا کہ محلہ جلال الدین چک پرگنہ سورجگڈھ ضلع مونگیر میں ایک نشست گاہ کہنہ مگر ہر صورت میں مضبوط بنا ہوا جناب شیخ عبد الواحد صاحب ڈاکٹر مرحوم (خدا اُن کو جنت نصیب کرے) کا تھا۔ بتاریخ ۲۲۔ ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۵ھ کو اخویم جناب حکیم محمد حسن صاحب نابینا و شیخ عبد الرحمٰن صاحب بہاری گدام دار جرسہ و نیز کل احباب احمدی لوگ ساکنان چک مسکن و محلہ جلال الدین چک پرگنہ سورجگڈھ نے منشی سعید الحسن صاحب مختار احمدی سورجگڈھ صوبی کو اس بات پر مجبور کیا کہ نشست گاہ مذکور کو واسطے مسجد بنانے کے وقف کر دیجئے جس کو مختار صاحب موصوف نے منظور کیا۔ اور فوراً واسطے مرمت نشست گاہ کے کچھ روپیہ چندہ ہوا۔ اور چونہ کروانے اور مرمت مکان میں سب احباب مصروف ہوئے پھر کیا تھا۔ ایک بازار مخالفت کی گرم ہو گئی اور پہلی مخالفت اس طرح سے ہوئی کہ قاضی سید حفیظ الرحیم صاحب قبل بنانے مسجد کے بار بار بولتے اور وعظ و نصیحت فرماتے کہ مسجد بنا ڈالنے والے نار جہنم میں جلو گے۔ خیر بابو سید علی کریم صاحب احمدی کے ساتھ بڑی کوشش کی گئی کہ جس طرح ہو اُس مسجد احمدیہ میں نماز نہ پڑھیں اور مسیح اسرائیلی کو با جسم عنصری زندہ طبق چہارم پر مان لیں۔ اور بصورت نہ مان لینے کے عہدہ کلکٹنگ بنچ سے اپنے آپ کو برخواست تصور کریں اور اس عاجز پر اس وجہ کفر کا فتویٰ جڑا کہ ان کا لگا ہوا منسوب چھوڑا دیا جائیگا اور مختار صاحب موصوف کو اس طور سے ڈرایا گیا کہ اگر وہ اپنے عقیدہ سے توبہ نہ کریں تو اُن کا دس بیگھ جاگیر واقع محلہ چک مسکن جس پر وہ بحیثیت رعیت عرصہ چالیس برس سے قابض ہیں۔ چھین لیا جائیگا اور جناب حکیم محمد حسین صاحب نابینا شیخپورے کے بارے میں یہ حکم صادر ہوا کہ اگر یہ اپنے بدعقیدہ سے توبہ نہ کریں گے۔ تو ان کا نکاح باطل ہو جائیگا اور دوسری مخالفت اس طرح سے ہوئی۔ کہ تاریخ ۲۹ ماہ رمضان کی شب کو اخویم جناب سید ارادت حسین صاحب اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب و نعیم الدین صاحب کے ایک ایک پیر کا جوتہ (مسجد احمدیہ جب لوگ نماز عشا میں مشغول تھے) چوری گیا۔ خیر ہم لوگوں نے صبر کیا۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب گدام دار جرسہ کے بارے میں یہ حکم صادر ہوا کہ گدام جرسہ کا اُن کے اٹھا دیا جائیگا اور صحن مسجد واقع محلہ چک مسکن میں عید کے ایک روز قبل یہ حکم صادر ہوا کہ ان میں سے جن کی بی بی قادیانی نہیں ہے اُن کا نکاح فسخ ہو گیا اور نیز یہ کہ ان کا مردہ قادیان میں دفن نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ ان سے میل ملاپ رکھنا منع۔ ان کے ساتھ آمد و رفت ترک کرنا داخل حسنات ہے۔ ان کو سلام علیک نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کی عیادت کرنا اور ان کے شادی و غم میں شریک ہونا اوّل درجہ کا کفر ہے۔ مگر یہ سب باتیں احمدی احباب کے دلوں پر کوئی رعب نہ ڈال سکیں۔ یہاں تک کہ بروز عید الفطر تخمیناً پچیس ۲۵ آدمی کی جماعت سے نماز مسجد احمدیہ میں ادا کی گئی اور مولوی سید وزارت حسین صاحب سرکل افسر اور سید ارادت حسین صاحب زمیندار کی تحریک اور مخلصانہ جوش نے مبلغ پچاس روپیہ چندہ واسطے تیاری چار دیواری کے و دیگر ضروریات مسجد کے جمع کرا دیا۔ خیر بعد عید الفطر کے اب ذرا حالت مخالفت کی سنئے۔ سکنائے چکمسکن کی طرف سے سرکار میں درخواست افسر اعلیٰ کے پاس بایں مضمون بھیجی گئی کہ ”شیخ عبد الرحمٰن کے گدام میں چمڑہ بدبو کرتا ہے جو پلیگ کے پھیلنے کا موجب ہے۔ اس لئے گدام مذکور اٹھا دیا جائے“ اور یہاں کے اسپتال کے جناب ڈاکٹر صاحب نے بھی رپورٹ کر دی۔ خیر مدعا علیہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نے نوٹس زیر دفعہ ۱۳۳ ضابطہ فوجداری پانے پر دکھلایا کہ مقدمہ مذہبی مخالفت کی وجہ سے چلا ہے۔ امیدوار کہ بذریعہ جیوری فیصلہ تجویز کیا جائے۔ بابو شاماچرن صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ مونگیر نے حسب استدعا ہر دو فریق پانچ شخص کو مقرر کیا تین شخص مدعی کی جانب سے اور دو مدعا علیہ کی طرف سے تھے تاریخ کے روز مولوی نصیر الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بوجہ اس کے کہ اُن کو نوٹس نہیں ملی تھی۔ جیوری میں شریک نہیں ہوئے۔ مدعا علیہ نے شاہ سمی احمد کے پاس درخواست مہلت کے لئے دی۔ شاہ صاحب مذکور نے درخواست کو نہیں لیا اور فرمایا کہ مجھے حق نہیں ہے۔ مدعا علیہ نے گواہان کو واسطے اظہار کے پیش کیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ گواہان کے اظہار لینے ہمارا کام نہیں ہے اور اس کے بعد اسپتال سرکاری میں تشریف لے گئے۔ جہاں جناب ڈاکٹر وارث امام صاحب تشریف فرما تھے۔ مدعا علیہ نے صاحبان جیوری سے یہ عرض کی کہ یہ گدام ہمارا اس جگہ تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس سے اسی جگہ پر ہے۔ آج شاہ صاحب مذکور نے فرمایا کہ جب تم نے تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ سو برس کا مذہب تبدیل کر لیا۔ تو تیرہ ۱۳ چودہ ۱۴ برس کا گدام بدلنے میں کیا حرج ہے۔ خیر اس کے بعد جناب شاہ صاحب تشریف لے گئے اور باقی جیوریوں کو یہ فرماتے گئے۔ ہم رپورٹ لکھ کر رکھیں گے۔ آپ لوگ آکر دستخط کر دیجئیگا۔ اس کے بعد ہر طرف سے مبارکبادی کی دھوم صاحبان چکمسکن کی آپس میں ہونے لگی۔ قاضی سید حفیظ الرحیم جو اس معاملہ میں بہت کوشاں تھے کہ جس میں گدام اُٹھ جائے۔ فرمانے لگے دیکھا حق یوں غالب آتا ہے۔ اور محمد عبد الرزاق مختار اپنی زبان ندرت بیان سے یوں ارشاد فرمانے لگے۔ کہ اب بھی کچھ نہیں

بگڑا ہے۔ عبد الرحمان اپنے بدعقیدہ سے توبہ کرے یا مبلغ پچاس روپیہ بطور جرمانہ ہم لوگون کو دین۔ تب یہ گدام رہ جائیگا اور جناب قاضی سید مظہر عالم صاحب (جو اس عاجز کے والد بزرگ ہین) یون فرمانے لگے۔ کہ اب آپ مرد گھٹی (یعنی جہان مُردہ جلتا ہے) مین جگہ واسطے گدام کے تجویز کیجئے۔ بیچارہ عبد الرحمان مدعا علیہ ان سب باتون کو سنتا اور صبر کرتا رہا اور منگھیر جاکر بحضور جناب شاہ چرن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر کے یہ درخواست دی گئی۔ کہ جورے کل حاضر نہین۔ اس لیے مہلت نہین دیگئی گواہ نہین لیا گیا۔ شاہ صاحب یہ فرمایا۔ کہ تیرہ چودہ سو برس کا جب مذہب بدل دیا۔ تو تیرہ چودہ برس کا گدام بدلنے مین کیا حرج ہے اور بھوپال چندر وکیل و بابو دیوکی نندن صاحب مختار منجانب مدعا علیہ بحث کیا۔ روشن دماغ مجسٹریٹ نے شاہ احمدؐ صاحب کی رپورٹ کو دیکھ کر یہ حکم صادر فرمایا۔ کہ یہ کل کارروائی ناقابل النفاذ ہے۔ دوسرا جوری پھر سے مقرر کیا جائے اور مولوی نصیر الدین صاحب موصوف و بابو سید ہدایت حسین صاحب (آنریری مجسٹریٹ) و بابو راج بلب سہائے سب انسپکٹر تھانہ سورجگڈھ و مولوی ساجد ساکن تیلیہ چک و منشی مکھو لعل ملازم شاہ سمی احمدؐ سجادہ نشین جوری مقرر ہوئے۔ تاریخ مقرر کردہ کو جوڑی لوگ گدام پر تشریف لائے اور چونکہ گدام کی جانب پچھم چند ہندو جلاہے وغیرہ کا مکان ہے۔ جن کو قاضی حفیظ الرحیم صاحب بحیثیت زمینداری اپنے اون لوگون کو حق بات کہنے سے روکتے تھے مگر اس تاریخ کے آنے کے قبل پانچ روز قاضی صاحب مذکور معہ دو پسر اپنے و ایک برادر اپنے بعارضہ طاعون کے رخصت ہو گئے تھے اس لئے اون سب لوگون نے جن کا مکان گدام کے قریب تھا۔ بلاخوف و دہشت حق بات کہدی کہ گدام سے ہم لوگون کو کوئی تکلیف نہین ہے اور مقدمہ مذہبی عداوت کی وجہ سے چلایا گیا ہے۔ گدام نہین اٹھنا چاہیئے۔ جناب شاہ چرن صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ کے یہان جوڑی کی رپورٹ کی مخالفت مین ہم بابو وکیل و دیگر مختارون نے از جانب مدعی بہت بحث کی مگر جناب شاہ چرن صاحب موصوف نے رائے جوری کی بحال رکھی۔ العاقبۃ للمتقین۔ فقط

منظور عالم عرف نسیم احمدؐ احمدی از سورجگڈھ منگھیر

عظیم الشان تصادم ریلوے کے عبرتناک واقعہ کے چشم دید حالات

قبل اس واقع کے لکھنے کے مین جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اس واقع کی طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس واقعہ سے نصیحت پکڑین اور عبرت حاصل کرین اور استغفار اور دعاؤن مین کثرت کرین کیونکہ یہ تصادم اپنی نوعیت مین بالکل نیا ہے اور ہندوستان مین کیا بلکہ ممالک غیر مین بھی میرے خیال مین ایسا سننے مین نہین آیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو محفوظ رکھے آمین

اس تصادم کے واقعات کم و بیش جملہ اخبارات مین شائع ہو چکے ہین اور بجز خاص خاص باتون کے واقعات صحیح شائع ہوئے ہین لیکن مجھ کو حسن اتفاق سے اُس موقع کے قریب تحقیقات کا کافی ذریعہ میسر آگیا تھا۔ اس واسطے مفصل کیفیت نظر ناظرین کرتا ہون۔

۵ مئی ۱۹۰۸ء کی صبح کے دن ۵ بج کے ۵۰ منٹ پر یہ تصادم ٹرین ۲۶ و ۲۳ اودھ روہیل کھنڈ ریلوے مین قریب غازی آباد کے واقع ہوا۔ حادثہ کیا تھا حقیقت مین غضب الٰہی تھا اور بالکل قیامت کا نمونہ تھا جن اشخاص نے بچشم خود اسکو دیکھا ہے وہ اس وقت ذکر کرتے ہوئے کانپ اوٹھتے ہین۔ ہر دو ٹرین مسافرون سے بھری ہوئی تھین۔ ایک بارات مین مراد آباد سے ۱۸ مسافر اور ایک لڑکا جس کا نصف ٹکٹ تھا سوار ریلوے تھے دوسری بارات مین ۱۲ مسافر مصوری اسٹیشن سے سوار ہوئے تھے۔ تصادم ایسا شدید واقع ہوا۔ کہ ایک ٹرین کا انجن معہ چھ گاڑیون کے دوسری ٹرین کے اوپر چڑھ گیا اور اس پر نیا تماشہ یہ ہوا۔ کہ گیس کی گاڑی جو اس انجن کے ساتھ تھی وہ پھٹ گئی اور باوٹر بھی پھٹ گئے بس پھر کیا تھا آگ نے اپنا کام شروع کر دیا۔ جو غریب مسافر کچھ زخمی تھے اور گاڑیون کے نیچے دبے ہوئے پڑے تھے اور اگر آگ نہ لگتی۔ تو شاید اون کو مدد مل سکتی تھی اور ان کی جانین بچالی جاتین مگر آگ کیا تھی۔ قہر الٰہی تھی۔ زخمی چلاتے تھے کہ کوئی ان کی مدد کو پہونچے اور اون کو نکالے لیکن آگ مانع آتی تھی۔ اس موقع پر دو واقع قابل خاص طور پر ذکر کرنے کے ہین ایک شخص کا لڑکا گاڑی کے اندر تھا۔ باپ نہ معلوم کس طرح باہر گاڑی کے بچکر آگیا تھا۔ جس گاڑی مین لڑکا تھا اس مین آگ لگی ہوئی تھی۔ بیٹا زندہ تھا اور مدد کا طالب چیخ چیخ کر مدد مانگتا تھا۔ باپ مارے محبت کے چاہتا تھا کہ آگ مین کود جاوے مگر اور لوگون نے ہاتھ پکڑ لیا۔ کہ بیوقوف وہ تو بچ نہین سکتا ہے تو بھی اس کے ساتھ جلیگا آخر یہ کہ بیٹا زندہ آگ مین جلیگا۔ ایک شخص کا بھائی حقیقی گاڑی کے نیچے دبا ہوا تھا۔ نصف دھڑ دب گیا تھا اور نصف اوپر کا دھڑ سالم تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کامل چلاتا رہا کہ کوئی اس کو بچائے اس کے بڑے بھائی نے دو ہزار روپیہ تک دینے کا وعدہ کیا مگر کوئی شخص نہ بچا سکا۔ آخر بڑے بھائی کے سامنے آگ مین جلتا ہوا راکھ ہو گیا بڑے عبرت کا مقام ہے۔ عجیب نظارہ تھا کوئی آگ مین جل رہا ہے کوئی زخمی باہر پڑا ہے کسی کا ہاتھ کہین کٹا ہوا لٹک رہا ہے کسی کی کھوپری پھٹ گئی ہے مغز نکل آیا ہے کوئی کسی حالت مین کوئی کسی حالت مین۔ غرض ایک کی ایک کو خبر نہ تھی اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہر مومن کو اس موت سے بچاوے۔

بہت سی نعشین جلی ہوئی برآمد ہوئین جو جلکر مثل کھنگر کے ہو گئین تھین۔ اور کچھ پہچانی نہین جاتی تھین۔ کہ مسلمان کی نعش ہے۔ یا ہندو کی ہے۔ اور جو جل کر راکھ ہو گئین اون کا پتہ ہی نہین کہ کس قدر تھین۔ بہرحال اس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ کہ کل کس قدر نقصان ہوا ہے۔ آگ اس قدر تیز تھی۔ کہ روپیہ اور اشرفی جو جلے ہوئے برآمد ہوئی ہین۔ وہ بھی جل کر راکھ ہو گئے ہین۔ دیکھنے مین صورت روپیہ کی موجود ہے۔ لیکن ہاتھ لگانے سے راکھ ہے۔ مثل کشتہ ہے۔ اسباب مثل زیور صندوق برتن پارچہ جات روپیہ اشرفی بکثرت پولیس کے قبضہ مین موجود ہے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ نے جابجا اشتہار دیا ہے اور پولیس کے نام احکام جاری کئے ہین۔ وہ ٹھیک پتہ و سکونت اون لوگون کی دریافت کرکے اطلاع دے۔ جو اس حادثہ مین ہر دو ٹرین مین سوار تھے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ کی کوشش حقیقت مین بے حد قابل تعریف ہے۔ جنھون نے اس واقع کے اصلی واقعات کو ریلوے کمیٹی کو شائع کرنے پر مجبور کیا۔ اگر صاحب موصوف اس بات مین کوشش نہ فرماتے۔ تو شاید ملازمان ریلوے کیا کچھ ظاہر کرتے۔ فقط۔ والسلام

الراقم
ایک واقف کار

گذارش

خط و کتابت کرتے وقت جوابی کارڈ معہ نمبر خریداری آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف اور جن کے ذمہ بقایا ہے وہ جلد ادا فرماوین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مرزا صاحب کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق ہوئی

شیخ الاسلام شرح بخاری باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام میں لکھا ہے "مدت اقامت عیسیٰ برزمین بعد از نزول ہفت سال است در حدیث ابن عمر نزد مسلم پانزدہ سال یا چہل سال یا چہل وپنج سال"۔

اگر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو مسیح موعود تسلیم کریں۔ تو ان احادیث میں باہم تطبیق بھی ہوسکتی ہے ورنہ بصورت عدم تسلیم نعوذ باللہ جھوٹا کہنا پڑیگا۔ کیونکہ ہمارے مخالفین کا فرضی مسیح تو چالیس سال بعد نزول کے دُنیا میں ٹھیرے گا۔ اس حالت میں سات انیس کی حدیثیں غلط نکلیں۔ اس لئے صحیح مطلب ان حدیثوں کا یہ ہے جیسا کہ حضرت مرزا صاحب نے وفات سے ظاہر کیا ہے۔ یعنے بحکم حدیث یضع الحرب کے جس کو بخاری نے روایت کیا مسیح موعود نے سیفی جہاد کو موقوف کر دیا۔ ایسا ہی صحیح مسلم میں ہے۔ ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم (آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر دجال میری زندگی میں نکلا تو میں حجت و دلیل سے اس پر غالب آؤں گا۔ اور شارح نے حدیث یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر کی شرح میں لکھا ہے۔ ای مبطل دین النصرانیۃ بالحجج والبراھین قال الطیبی وغیرہ (یعنی مسیح موعود دین نصاری کو حجت اور براہین سے باطل کریگا) آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ میں غلبہ دلائل ہی سے لکھا ہے اس واسطے حضرت مرزا صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ کی آپ پر ہزاروں رحمتیں ہوں) دلائل و براہین کے رو سے دین کے بادشاہ تھے اور اُسی حجت آیت لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حی عن بینۃ (تاکہ ہلاک ہووے وہ شخص کہ ہلاک ہوا دلیل وحجت سے اور زندہ ہووے وہ شخص کہ زندہ ہوا حجت سے) تمام ادیان باطلہ کو ہلاک کر دیا۔ اور مغربی دنیا میں جہاں صلیب پرستی اور شرک کا زور تھا اور ظلم کے سبب ان الشرک لظلم عظیم لوگ عدل و انصاف توحید کے محتاج تھے اپنے [illegible] سے ووکنگ میں انوار اسلام [illegible]

الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا ملک [illegible] سبع سنین [illegible]۔

اور ۱۸۸۹ء میں حضرت اقدس نے بیعت کا اشتہار دیا اور مجاہدین فی سبیل اللہ کی بھرتی شروع کی جس کو انیس سال گذر گئے اور مدت الہام کی قریب چالیس سال کے ہے دیکھو الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کا۔ یہ ہے مطلب حدیث [illegible] جس کا شارح بخاری نے حوالہ دیا۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ ایک جھوٹے شخص کی بعثت و رحلت پر اس قدر حدیثوں کا اتفاق ہو سکتا ہے فتدبروا یا اولی الابصار

(۳) بخاری میں ابن عمر سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت خواب میں طواف کر رہا ہوں میں کعبۃ اللہ کا پس یکایک ایک آدمی گندمی رنگ سیدھے بال والا ہے کہ گویا سر سے پانی ٹپک رہا ہے "قلت من ھذا ؟ قالوا ابن مریم"

اس حدیث میں دو دلیلیں ہیں جن سے حضرت اقدس کا مسیح موعود ہونا ثابت ہے دلیل اول تو ظاہر ہے کہ حضور کا رنگ گندمی تھا اور بال سیدھے ۱۳۲۶ھ دلیل دوم ان حروف کے اعداد ہیں۔ چنانچہ قلت من ھذا میں حضرت اقدس کا سال وصال بتایا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں اس مشاہدہ کو بیان فرمایا کہ ۱۳۲۶ھ میں جب فرشتے اس شخص کو ساتھ لیکر آسمان میں میری ملاقات کریں گے تو میں فرشتوں سے پوچھونگا کہ یہ کون ہے جیسا کہ معراج کی رات کو مشاہدہ انبیا پر آپ نے جبرئیل سے استفسار فرمایا تب وہ جواب دیں گے۔ کہ یہ مسیح ابن مریم ہے۔

اور اگر اس سارے جملے یعنے قلت من ھذا قالوا ابن مریم کے اعداد جمع کریں تو ۱۴۰۶ ہوتے ہیں جس میں اُن لوگوں کو جو الفاظ پرست نہیں بلکہ معنوں اور حقیقت پر نگاہ رکھتے ہیں سمجھایا گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طواف کعبہ میں دیکھا وہ مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود ہے (۱۴۰۶) کیونکہ اس جملہ کے اعداد بھی ۱۴۰۶ ہیں پس ہمارے معترضین و مخالفین کو چاہئے کہ وہ اپنی موت کو یاد کر کے احادیث مندرجہ بالا کے مطالب و معانی پر غور کریں

جب کھل گئی سچائی تو پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت رہا یہی ہے

یہاں اس امر کا بھی بیان کر دینا بے محل نہیں کہ بعض وقت شیطان الہی کلام سے ایک آدھ خبر اڑا کر اپنے دوستوں میں چند یوم عزت حاصل کر سکتا ہے اس لئے ممکن ہے کہ کسی بے دین مرتد نے وفات مسیح کی خبر ان جدی شیاطین سے چرالی ہو مگر آخر کار ناکامی کا شعلہ اس کے پیچھے پڑتا ہے اور اس کو آسمان عزت سے نہایت ذلت کے ساتھ تحت الثریٰ میں گرایا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد جعلنا فی السماء بروجا وزیناھا للناظرین وحفظناھا من کل شیطان رجیم۔ الا من استرق

رباعیات ثاقب

۱
احمد یہ مٹے ہیں میرزائی ہو کر
اللہ کے نام کے فدائی ہو کر
ثاقب کی دعا ہے یہ خدا سے ہردم
دُنیا میں رہیں دین کے بھائی ہو کر

۲
[illegible] غلام احمد ہو کر
دُنیا کے لئے تیغ [illegible] ہو کر
احمد کا سلام اُن کو ثاقب پہونچاؤ
آئے ہیں جو احمد و محمد ہو کر

۳
اسلام کا باغ سبز و شاداب رہے
سرچشمہ فیضِ حق سے سیراب رہے
احمد کا رہے فیض جہاں میں تادیر
یہ مرکز دین خطۂ پنجاب رہے

۴
صد شکر کہ اسلام کا رہبر آیا
مہدیٔ زماں ظلّ پیمبر آیا
پہنے ہوئے زرد چادروں کو عیسیٰ
کندھوں پہ فرشتوں کے مقرر آیا

رباعیات نعتیہ

۱
انسان کی سرشت میں خطاکاری ہے
بیچارے کی فطرت میں گنہگاری ہے
بیچا نہیں چھوڑتے خطا و نسیان
کیا کہئے عجب طرح کی لاچاری ہے

۲
لے اب تو نوازنے گنہگاروں کو
اپنے بندوں کو اور بیچاروں کو
لے جلد چھپا چادرِ ستاری میں
ناکاروں کو اور سخت سیہ کاروں کو

۳
تو بند کرے جو آب و دانہ اُن کا
ہو جائے مخالف اک زمانہ اُن کا
بندوں کو جو تو اُٹھا دے اپنے در سے
جائیں وہ کہاں کہاں ٹھکانا اُن کا

۴
ہے دارو ئے صد درد محبت تیری
ہے مرہم ہر زخم عنایت تیری
ثاقب کو بھروسہ ہے تری رحمت کا
غالب ہے تیرے غضب پہ رحمت تیری

نظم

خطاب بہ دزد

اے دزد دیکھ۔ دیکھ رہا ہے خدا تجھے
چوری اور اس کے سامنے کیا ہو گیا تجھے
تونے پرایا مال جو تاکا غضب کیا
از حد بُرا کیا یہ خلاف ادب کیا
تھوڑے سے مال پر تری نیت لپک گئی
حلوائے تر پہ رال طمع کی ٹپک گئی
بیدار ہے خدائے جہاں کچھ تو دل میں ڈر
مانا کہ سو رہے ہیں جہان والے بے خطر
اندھیر ہے کہ تجھکو خدا سوجھتا نہیں
شب کو تجھے بدی کے سوا سوجھتا نہیں
[illegible]
ہُشیاریوں کے نشے میں بیخود ہوا ہے تو
اس بیخودی کو چھوڑ ذرا ہوش میں تو آ
کیا کر رہا ہے کچھ تو سمجھ بندۂ خدا

۲۷ السمع فاتبعہ شہاب ثاقب موضح القرآن میں ہے "فرشتوں کی مشورت سننے کو شیطان جا لگتے ہیں آسمان کے قریب اوپر سے انگارے پڑتے ہیں جو کوئی کچھ سن بھاگا آکر دُنیا پر ظاہر کیا ایک سچ میں سو جھوٹ ملا کر

وہ آئے وہ لے آگئے اب بہر جستجو
کیوں کانپتا ہے بھول گئی تیری نس کیوں
کیوں دم غفا ہے اور نکلنے کو جان تری
اس بازپرس کا تجھے کچھ بھی یقین نہ تھا
سیماب وار تجھکو کہیں بھی نہ تھا قرار
تونے جو زہر مار کئے لقمہ ہائے تر
کھایا پیا وہ سارا اُگلنا پڑا اب تجھے

لُٹیا اُٹھا کے بھاگ چلا ہے اگرچہ تو
یہ دل میں اب کھٹکنے لگی غم کی پھانس کیوں
خونخوار آنکھ آج ہے کیوں خون فشاں تری
تیرا قدم زمیں پہ ٹکتا کبھی نہ تھا
تونے اُڑائے سیم و زر خلق بے شمار
جٹ کرگیا جو مفت کے تو حلوہائے تر
کیوں اب تو مفت خوری کا آیا مزا تجھے

ثاقب کی بات سُن کے ابھی چھوڑ دے
ایسا نہ ہو کہ توبہ ابھی جاکے توڑ دے

پُرانی یادداشت

مئی ۱۹۰۹ء میں لاہور میں نوجوانوں کو مخاطب کرکے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ اس میں سے کچھ اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ اڈیٹر

ہماری کتاب

اس وقت نوجوانوں کے خیالات طرز بیان اور دیگر رسوم و اطوار ایسے ہیں۔ کہ ہمارے زمانہ میں کسی کو ان باتوں کی خبر نہ تھی۔ ہمارے مربی اور محسن اس زمانہ کی ہوا اور اُن کی ضروریات سے بالکل ناواقف تھے۔ ورنہ اس طرز کے مطابق وہ ہماری تربیت اور تعلیم کرتے۔ لیکن خوش قسمتی سے ہم کو ایک ایسی کتاب ملی ہے۔ جس کا بنانے والا زمانہ حال اور زمانہ آئندہ اور زمانہ گذشتہ کے حال سے آگاہ ہے۔ سارے کا سارا اُس کے حضور میں سامنے ہے۔ اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ حضرت موسیٰ سے فرعون نے پوچھا تھا کہ فما بال القرون الاولیٰ پہلے لوگ جو گزر گئے۔ اُن کا کیا حال ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا علمہا عند ربّی۔ لا یضل ربّی ولا ینسیٰ اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ وہ ازلی ابدی خدا سب باتوں سے آگاہ ہے۔ کوئی شے اُس سے چھپی ہوئی نہیں اس کو سچے علوم سے آگاہی ہے۔ کوئی شے اُس کو بھولی ہوئی نہیں

سرّ و اخفیٰ

اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے۔ جس کو تمام سچے علوم سے آگاہی حاصل ہے:۔ یعلم السر و اخفیٰ۔ وہ خدا سر اور اخفیٰ کو جانتا ہے سر وہ ہے۔ جس کو اگرچہ ہم بظاہر نہیں جانتے۔ تاہم اس وقت کسی انسان کے دل میں موجود ہے۔ مثلاً ایک انسان اپنے دل میں ایک خیال رکھتا ہے۔ جس کو وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا اور پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس کو عربی زبان میں سر کہتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ سر کو بھی جانتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھکر یہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اخفیٰ کو بھی جانتا ہے۔ اخفیٰ وہ خیالات ہیں۔ جو آج سے مثلاً دس برس یا بیس برس بعد انسان کے دل میں پیدا ہوں گے۔ جن کی اس انسان کو بھی خبر نہیں۔ کہ وہ کیا ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُس اخفیٰ کو بھی جانتا ہے پس کیا ہی خوش قسمتی انسان کی ہے۔ کہ اس سر اور اخفیٰ سے آگاہ اور واقف کار ذات نے اُس کے واسطے ایک کتاب عطا فرمائی۔ جب یہ لوگ پیدا بھی نہ ہوئے تھے اُس وقت سے خدائے علیم نے اُن کی ضروریات روحانی کے پورا کرنے کے واسطے یہ کتاب نازل فرمائی

پہلوں کو حقیر نہ جانو!

اس زمانہ کے نو تعلیمیافتہ لوگ بدقسمتی سے اگلے آدمیوں کو دقیانوسی۔ کھڑ کنا اور اولڈ فیشن اور دیگر اس قسم کے مذموم ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ہمارے پاس وہ کتاب ہے اور محفوظ حالت میں ہے جو کہ خالق فطرت کا کلام ہے۔ ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے ہم کیوں کر کسی سے پیچھے رہ سکتے ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ یہ حکیم حمید خدا کی کتاب ہے اس میں کسی راہ سے جھوٹ کا کوئی دخل نہیں۔ یہ کتاب باوجود ان خوبیوں کے جو اس میں ہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ وہ کس ملک میں اُتری ہے۔ وہ ایسے ملک میں اُتری جہاں نہ کوئی کالج تھا۔ اور نہ کوئی یونیورسٹی۔ اس ملک میں اس زمانہ کی تصنیف شدہ کسی علم کی کوئی کتاب نہیں ملتی نہ کوئی یادداشت دکھائی دیتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو علم ان میں رائج تھے۔ ایک تو بہ سبب تجارت پیشہ ہونے کے ان کو علم حساب کی ضرورت رہتی تھی۔ اس واسطے یہ علم ان میں پایا جاتا تھا۔ دوسرا ان کو اپنی زبان کا فخر تھا۔ اور ان میں سے کا ہر ایک شخص اپنی زبان کے کچھ نہ کچھ اشعار یاد رکھتا تھا۔ یہی ان کا سب مایۂ فخر اور یہی ان کا سب مایۂ علم تھا۔ اس بات پر بہت بحث ہوئی ہے۔ کہ علم حساب سب سے اول کہاں سے نکلا ہے۔ مگر مجھے اس وقت اس بحث میں پڑنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ غرض یہ ہے کہ ہماری کتاب اُس خدا کی طرف سے ہے۔ جو سب کچھ جانتا ہے۔ اور اس کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے کہ لا یاتیہ الباطل کوئی نیا علم کوئی نئی سائنس۔ کوئی نئی تحقیقات ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو اس کتاب کو باطل کر سکے۔ کوئی مشاہدہ کوئی تجربہ صحیحہ کسی زمانہ کی ترقی علوم ایسی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو اس کتاب کی مبطل ہو سکے۔ من بین یدیہ۔ نہ اس وقت ولا من خلفہ اور نہ اس زمانہ کے بعد کوئی ایسا امر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اس کو باطل کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن قیامت تک وسیع ہے۔ یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی ایسا امر پیدا نہ ہوگا۔ جو کہ اس کتاب کا مبطل ہو سکے۔

قرآن ہمیشہ سچا پایا

تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کی ترقیات کو میں نے دیکھا اور پڑھا ہے۔ یہ ترقی سائینس میں ہو یا صوفیائے کرام میں ہو۔ ہر ایک کے واسطے مسلمانوں میں بہت سامان موجود ہے۔ کیونکہ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تمام علوم جدیدہ کا ترجمہ عربی میں ہو جاتا ہے۔ غرض تمام موجودہ علوم کو میں نے دیکھا ہے ان سب کو پڑھکر میں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سچا پایا ہے جو شخص قرآن کو ہاتھ میں رکھے اُس کے واسطے کوئی مشکل نہیں۔

جماعت کنگ

مجھے ابو سعید عرب صاحب نے کنگ سے ایک خط کی نقل بھیجی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت کا استقلال کیسا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہر جگہ کی جماعتوں کو ایسا ہی استقلال عطا فرمایا ہے

مکرمی معظمی جناب مولوی ابو سعید عرب صاحب دامت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ دراز کے بعد جناب نے یاد فرمایا۔ والا نامہ پہنچا اعزاز بخشا آگاہ کیا۔ کنگ سونگڑہ خوردہ۔ کیرنگ وغیرہ مقامات کے حالات کیا عرض خدمت کروں قحط سالی نے لوگوں کو شکستہ حال اور پریشانی کر رکھا ہے خدا تعالےٰ رحم فرماوے۔ بفضلہ تعالےٰ مقام سونگڑہ و خوردہ وغیرہ کی جماعت بدستور سابق ثابت قدم اور پرجوش ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال سے پر حزین رنج ہا یہ کی بات ہے اور محبت کا تقاضا ہے وگرنہ مخالفین کی تحریرات اور وساوس کا اثر ابھی تک شمہ برابر نہیں ہے ہر ایک نے انشراح صدر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کی ہے۔ پس دعائے ثبات اور استقامت فرماتے رہیں۔ خداوند تعالےٰ ہم کو اپنی مرضیات پر چلاوے آمین ثم آمین بھائی غلام نبی صاحب وغیرہ بخیریت ہیں اور جناب عالی میں ہدیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے ہیں۔ والسلام

عاجز بندہ انعام رسول احمدی کنگی عفا اللہ عنہ

مدرسہ کے واسطے کمرہ:۔ رنگون سے جناب ابو سعید عرب صاحب تاجر لکھتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ جماعت برما سے چندہ کرکے مدرسہ تعلیم الاسلام کے واسطے ایک کمرہ بنوایا جائے۔ اللہ تعالیٰ عرب صاحب کے ارادے میں برکت دے!

مشرقی بنگال سے ایک بلند آواز

مشرقی بنگال کی [illegible]

قوم کے ظلم سے تنگ آ گئے چیر یار ہر آج
شور محشر ترے کوچہ مین مچایا ہم نے

چاٹگام مین نالایق خشک ملّان مولویون نے کس قدر غوغا اور شور مچا رہے ہین۔ کیا تا ہنوز شرم نہین آتی جگہ بجگہ تم لوگون سے بہت سی بحثین ہو چکی۔ مسیح موسوی کی وفات پر باپۂ ثبوت پہونچائے گئے۔ اور مسیح محمدی کی دعاوی کی اثبات پر بے شمار دلائل پیش کئے گئے مگر تم نے ایمانداری سے ایک لمحہ کے لئے کام نہین۔ صرف اپنے منہہ میان مٹھو بن کر عوام کو خوش کرنے کی ارادے سے ہماری تکفیر اور تذلیل کے سوا اور کیا کیا۔

اے چاٹگام کے مولویو! ایک سال تک تم نے عاجز کو نیست و نابود کرنے کے لئے ہر چند کوششین کین۔ اور مختلف پہلوؤن سے تکلیفین پہونچائین اور دل آزار باتون سے ستائے۔ سخت سخت گالیون کے تحفے بذریعہ ٹکٹ پیش نفوف کئے اپنے خون کے پیاسے ہو کر بتمام کرشن کانت ہاٹ برسر جلسہ بحث ہزارون آدمیون کے روبرو مولوی اشرف علی نے قتل کا فتوے پڑھ کر سنایا اور تاکیداً ہمخیال مولویون اور عوام کو بار ہا جوش دلانے والے کلام سے ترغیب دیتے گئے۔ اس جگہ سے عاجز کو باہر جانے نہ دین۔ یعنی میر اخن سے مقام بحث کو ہمیشہ کے لئے قابل یادداشت نشان بنا رکھین۔ شائد کہ پولیس سب انسپکٹر موجود نہ ہوتا۔ تم لوگ کچھہ نہ کچھہ کر ہی لیتے جیسا کہ مولوی موصوف نے یہ بھی کہا تھا۔ ایک کے خون کا عوض ایک ہی شخص پھانسی مین جاویگا۔ پروا کیا ہے سارا جھگڑا تو مٹ جائیگا۔ اب کہو تو سہی۔ تم لوگون نے میری مخالفت مین کیا باقی رکھی ہے۔ افسوس تقوے سے تم اس قدر ہو مشرق سے مغرب۔ اب تک تم ایسی گندی تقریر سے پیش آئے ہو جو کوئی نیک دل شریف انسان کسی حالت مین سننا ہی گوارا نہ کریگا۔ پھر بھی تم کو مین نے بھولے سے ہی بُرا نہ کہا صبر اور استقلال کے دائرہ سے ایک قدم باہر نہین رکھا۔ ہمارے امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ معدودات چند ایام کی زندگی مین حلیمی و سکینی اور فروتنی سے اوقات بسری کرین اور جانفشانی سے دین کی خدمات مین لگے رہین۔ اور عام خلق اللہ سے ہمدردی رکھین ہم دنیا مین جنگ و جدل کے لئے نہین آئے بلکہ صلاح اور فلاح کیلئے آئے ہین۔ اے میرے پیارے کم فہم مولویو! تم کو بار بار سمجھاتے رہین تم حد سے زیادہ آگے مت بڑھو۔ مگر تم نے غور نہ کی۔ گریبان مین مونہہ ڈالکر سوچ کر دیکھو۔ کیسی کیسی گستاخیان تم سے سرزد ہو چکی ہین۔ ہم صبر کر لیتے ہین۔ لیکن ہمارا خدا ہر اک کا مالک ذوالجلال خدا مناسب انصاف اور موجب اعمال انتقام لینے والا ہے۔ تم آج کے دن بڑے شادمان ہو کر یہ کہتے ہو۔ کہ ہمارا مسیح تو فوت ہو گیا لازم ہے کہ اون کے دعاوی سے منکر ہو جاوین۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ او گندم نما جو فروش۔ یہودی سیرت کے مولویو! تمہین مین اس وقت سے جانتا ہون۔ کہ جب جناب رسول اکرم محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وفات خوشیان مناتین اور ناخنون تک زور لگا کر اصحابون کی مخالفت کرتے رہے وہ بھی ایک بہادر گروہ تھے۔ جو کہ

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

پڑھ اور سن کر ایمان نہین کامل اور اتباع نبوی مین مضبوط ہو کر ایشیا کے میدانون اور یوروپ کے پہاڑون اور افریکہ کے گلی کوچون اور اقلیم کے بلند مینار تک کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے تھرتھرا کر کانپ دئے تھے۔ یہ انہین لوگون کے تقوے اور محنت اور صبر اور ریاضت کے نتائج تھے۔ جن کی بدولت دنیا مین جا بجا اللہ اکبر کی صدا گونج رہی ہے۔ یہ انہین لوگون کے کوششون کا پھل ہے جن کو تم نبوت سے پھر جانے کے لئے بار بار کہا گئے تھے یاد رہے۔ ہم اون کی روحانی اولادون مین سے ہین ہمارے رگ و ریشہ مین وہ صفتین موجود ہین۔ جو صحابہ مین تہین ہمارے مین وہ صدیق اکبر موجود جو بعد رحلت نبی کریم صلعم خلافت نشین ہوا تھا۔ اب ہم ما المسیح ابن مریم

الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

پڑھ کر مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اتباع مین پوری تسلی اور اطمینان قلبی کے ساتھ پر زور ہو کر بیٹھے ہین تمہارے جیسے دنیا کے فرزندون کے رعب اور دجل سے ہم بے خوف ہین۔ انشاء اللہ العزیز قریب ہے کہ ہم دنیا کے سامنے ایک روشنی کا ستارا دکھائی دینگے کیا تم خوف دلانے والے مورتی ہمارے سامنے پیش کرتے ہو۔ تمہارے ظاہر سامان اسباب کو ہم قشر حقیقت اور خس و خاشاک سے بدتر سمجھتے ہین۔ حاشا کلا۔ تم سمجھتے تمہاری دھمکیون سے ہم گھبرا جائین گے۔ ہرگز نہین منصور حلاج کی مانند اگر دار پہ کھینچ کر قتل کر ڈلوایا اخون زندہ مولوی عبد اللطیف صاحب کابولی کی طرح سنگسار بھی کر دو۔ خواہ کر ڈالو ہرگز نہ کہونگا۔ کہ عیسے آسمان مین جسم زندہ ہے بلکہ آج سے تا بحشر خدا ئیتعالے کے وعدہ تک یہ کہتا جاؤنگا عیسیٰ ع فوت شدہ نبیون مین داخل ہین اور ہمارے پیشوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی مسعود برحق ہین چنانچہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہمارا نبی زندہ نبی ہے۔ ہماری کتاب زندہ کتاب ہے۔ ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے۔ اسی طرح ہمارا مسیح بھی زندہ مسیح ہے۔

اے ظالم طبع بے خبر سونیوالے مولویو! کیا تمہاری عقل کے دروازے بند ہو گئے۔ تم کیسے جنگلی وحشی بے باک جانور درندے مثال قتل و غارت کے منصوبے کرتے ہو نہ معلوم تم کس خواب خرگوش مین افیون جیون کے جیسے بکواس کرتے ہو۔ البتہ سلطنت افغانیہ مین تمہارے فتوے کا گنجائش ہو جاتا مگر یہ تو برٹش گورنمنٹ کی پُرامن حکومت ہین۔ بخیتہ یقین رکھو یہان تم کو خدا نامراد رکھیگا۔ بس تمہارے ظلم کی حد و انتہا نہ رہی بہتر ہے کہ ظالمانہ خواب سے بیدار ہو کر خدا سے معافی مانگو تمہارے ظلم سے غیر اقوام عبرت یافتہ ہین مگر تم اب تک ظالم ہی بنے رہے۔

اے آسمان زمین کے بنانیوالے خدا تو ہر ایک کا خالق اور نیک و بد اگر جزا اور سزا پر مالک ہے۔ ان ظالم جفاکار مولویون کے آخر انجام تیرے ہی فیصلہ پر موقوف ہے۔

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

خاکسار احمد کبیر نور محمد احمدی ڈاکخانہ انوارا۔ چاٹگام

وی پی آتے ہین

۲۷- اگست ۱۹۰۸ء کا پرچہ ان تمام خریداران کی خدمت مین جن کی قیمت سال رواں کی باقی ہے یا پچھلے سالون کا کچھہ بقایا ان کے نام ہے۔ وی پی کیا جائیگا تاکہ تمام بقائے صاف ہو کر حساب پاک ہو۔ جو صاحب وی۔ پی کے وصول کرنے سے انکار کرین گے ان کے نام کا اخبار بند کیا جائیگا۔ وی پی دس روز تک ڈاکخانہ مین رکھا جا سکتا ہے۔

مینیجر بدر

سوانح عُمری حضرت محمد صاحب صلے اللہ علیہ وسلم

مرتبہ شردے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم اس کتاب پر مجھے ریویو کرنے کیضرورت نہین کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے خود اس کتاب کی تعریف اپنی کتاب چشمہ معرفت مین فرمائی تہی جو بلفظہٖ ذیل مین نقل کرتا ہون۔

" اس پُرآشوب زمانہ مین کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ مین خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہین۔ ایسے وقتین آریہ قوم مین سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہین نہائیت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لین۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے۔ کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵/ ہے اور مجلد کی قیمت ۱/ ہے۔ اور کتب خانہ براہمو مندر بیرون لوہاری دروازہ سے مل سکتی ہے۔

تذکرۃ المصطفےٰ

مصنفہ جناب مولوی سید نواب علی صاحب رضوی نیوتنوی ایم۔ اے۔ ایس سی پروفیسر بڑودہ کالج صوبہ گجرات۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری ہے۔ مگر ایک جدید طرز پر جو ایسی دلچسپ ہے کہ ایک دفعہ محب رسول پڑہنا شروع کرے۔ تو پورا کئے بغیر نہ چھوڑے۔ وہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تہا کہ خلقہ القرآن اس بات کو سید صاحب موصوف نے خوب سمجھا ہے جابجا آیات قرآنی یا ان کے تراجم کے ساتھ نہایت خوبصورتی سے عبارت کو مزین کیا ہے بالخصوص انڈیا کی ینگ پارٹی کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو ضرور پڑہے۔ آنحضرت صلعم کے حالات پر نادان لوگون نے جو اعتراضات کئے ہین ان کے جواب بہی ساتھ ہین۔ ابواب کے نام اور ان کی ترتیب بہت ہی دلربا ہے۔ جیسے دُعائے خلیل۔ دُرِ یتیم۔ الامین۔ جہاد اکبر (جہاد مکہ مین ابتدائی زندگی مصائب کی) وغیرہ۔ انشاء پرداز اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف عہ ہے اور صاحب مصنف سے ملسکتی ہی اگر جناب مصنف دوسرے ایڈیشن کیوقت اس کے ساتھ ملک عرب کا ایک نقشہ لگا دین اور لکھنے کیواسطے کسی ایسے کاتب کو منتخب کرین جو فارسی کے ساتھ عربی خط بھی خوبصورت لکھ سکے تو خوب ہو۔

خیالاتِ آزاد

محمد حسین آزاد کے نام سے کون واقف نہیں۔ اُردو لٹریچر مین جو کام آزاد صاحب نے کیا ہے اس کا احسان انجمن اُردو بہول نہین سکتی۔ حال مین خیالات آزاد نام ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس مین آزاد صاحب کی ڈائری۔ نامہ و پیام۔ خمارستان کو ڈنر۔ ولائیت کے شوق سفرنامے وغیرہ بہت سے عجیب مضامین درج ہین۔ جن کا لطف اُن کے پڑہنے سے حاصل ہو سکتا ہے ان کی تعریف مین اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ خیالات آزاد ہین کتاب کی لکھائی چھپائی ایسی عمدہ ہے کہ رضوانی پریس کلکتہ کو ملک کے نامی مطبعون کی فہرست مین داخل کرتی ہے۔ قیمت عہ ہے اور قاضی ابوالمظفر مولا بخش صاحب رضوان ساکن نمبر ۵۵ امام باڑی لین قصائی ٹولہ کلکتہ سے ملسکتی ہے۔

سلسلہ کتب تعلیم نسوان

مولفہ مسز خاموش صاحبہ ایڈیٹر رسالہ پردہ نشین اس سلسلہ کا اُردو قاعدہ اور اُردو کی پہلی دوسری تیسری اور چوتھی کتاب ہمارے دیکھنے مین آئی ہے یہ سلسلہ لڑکیون کیواسطے بہت مفید ہے۔ تمام الفاظ اور مضامین اس قسم کے ہین جو لڑکیون کیواسطے مفید ہین۔ لکھائی چھپائی کاغذ سب پاکیزہ ہین ہم مسز خاموش صاحبہ کو ان کی اس کامیابی پر مبارکباد کہتے ہین کہ انہون نے ایسا عمدہ سلسلہ تصنیف کیا ہے۔ اس کے ضمن مین اس امر کا ذکر بہی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ مسز خاموش صاحبہ کا ماہواری رسالہ پردہ نشین عورتون کے درمیان کثرتِ اشاعت کے قابل ہے۔ مضمون عمدہ اور مفید ہوتے ہین قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر رسالہ العزیز آگرہ ہے۔ رسالہ پردہ نشین کے ٹائیٹل پر جو رباعی ہوتی ہے اس کو ہم بطور نمونہ درج کرتے ہین۔

کل بے حجاب چند نظر آئین بیبیان
دل ان کو دیکھ غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھو جو ان سے آپ کا پردہ کدھر گیا
کہنے لگین کہ عقل پہ مردون کی پڑ گیا

تذکرہ بہادران اسلام

مصنفہ صوفی کرم الٰہی صاحب ڈنگوی۔ یہ ایک ضخیم کتاب ۲۰۵ صفحہ کی ہے جسمین ابتدائے اسلام کے بہادران سے لیکر آجکل کی ینگ ٹرکش پارٹی تک کے حالات درج ہین۔ عرب۔ مصر۔ مراکش۔ تیونس ایران۔ افغانستان۔ کے مشہور فاتحین کے تذکرے بہت دلچسپ اور قابل پڑہنے کے ہین لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور عبدالرحیم و عبدالرحمان صاحبان تاجران کتب مسجد چینیانوالی سے بقیمت عہ مل سکتی ہے۔

سلطان ٹیپو

عرف شیر میسور۔ یہ ایک تاریخی ڈراما ہے جس مین جناب منشی غلام قادر فصیح صاحب نے نہائیت عمدہ پیرایہ مین معزز اور غیرت مند مسلمان ٹیپو مرحوم مغفور کیوقت کے حالات بیان کئے ہین۔ قیمت مجلد ۸/ پنجاب پریس سیالکوٹ سے چھپ سکتی ہے۔

آزادیٔ مصر

مصطفےٰ کامل پاشا کی سپیچ جسکو نیشنل لٹریچر سوسائٹی سیالکوٹ نے اردو معلی علیگڈھ سے نقل کیا ہے۔ مفت تقسیم ہوتی ہے۔

مادیت و دہریت کی تردید

مصنفہ جیمس فرنکلس کلارک صاحب جس کو لالہ رام نرائن گپتا بالقابہ نے اُردو مین ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب مین خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت عقلی اور فلسفی دلائل سے دئے گئے ہین۔ قیمت چار آنہ۔ دفتر براہمو دہرم انارکلی سے مل سکتی ہے۔

ایشور ایک غیر فہیم مادی طاقت ہے یا فہیم زندہ پُرش

یہ کتاب بہی مذکورہ بالا پتہ سے ملسکتی ہے اور قیمت صرف ۱/ ہے۔ اس مین اللہ تعالیٰ کی ایک غیر مادی ہستی ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔

رُوحانی گلدستہ

یہ کتاب برہمو دہرم کا ٹریکٹ نمبر ۱۲ ہے اور اس کی قیمت ۱/ ہے اس مین براہمو سماج کی تعلیم کی بنا پر گناہ اس کی سزا معافی اور مکتی و بہشت کی حقیقت پر بحث کی گئی ہے

پرکال تت

یعنے مرنے کے بعد انسان کا کیا حال ہوگا۔ اس کتاب شردے پرکاش دیوجی پرچارک براہمو دہرم نے مختلف مذاہب موجودہ کے عقائد متعلق بعد الموت و قیامت کو درج کیا ہے۔ قیمت ۱/

بقایادار اپنا حساب صاف کرین

ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا کیونکہ کارخانہ مزید خرچ برداشت نہین کر سکتا

عبداللہ شیر فروش اپنی دینی و دنیوی حسنات کے واسطے دعا کا خواستگار ہے

مخالفین کے اعتراضات اور اُنکے جوابات

(مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲۔ مانا کہ مرزا صاحب اپنی پیش گوئی میں سچے نکلے اور ان کے بالمقابل عبد الحکیم کی پیشگوئیاں بھی جھوٹی نکلیں۔ مگر پھر بھی یہ تو ضرور چاہیئے تھا۔ کہ آپ کا دشمن آپکے سامنے مرتا نہ یہ کہ آپ اپنے دشمن کے سامنے۔ میرے خیال میں اس طرح مرنا آپ کی کسر شان میں داخل ہے۔

جواب۔ اس سے آپ کی کسر شان نہیں ہوتی بلکہ اس سے تو آپ کی عزت بڑھتی ہے۔ کیونکہ عبد الحکیم کے آپکے بعد چند روز تک مہلت پانے میں دو حکمتیں تھیں جو ہمارے حضرت اقدس ؑ کی عزت و شان کا موجب ہوئیں اور عبد الحکیم کی ذلت اور رسوائی کا۔ اوّل یہ کہ عبد الحکیم کو آپکے بعد زندہ رہنے نے کوئی عزت نہیں بخشی۔ بلکہ علاوہ اور خصوصیتوں کے اس خصوصیت نے اس کو مثیل مسیلمہ کذاب ثابت کیا اور جس طرح مسیلمہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُرید تھا۔ اسی طرح عبد الحکیم بھی پہلے حضرت مسیح موعود کا مرید تھا جیسے مسیلمہ مُرید ہونے کے بعد مُرتد ہو گیا۔ ایسا ہی عبد الحکیم بھی۔ پھر جیسے مسیلمہ نے بعد ارتداد کے دعوی نبوّت و رسالت کا اعلان کیا ایسا ہی عبد الحکیم نے بھی شیطانی رسالت کو سرانجام دینے کیلئے اپنا الہام "اِنَّکَ لمن المُرسلین" شائع کیا کہ میں رسول ہوں پھر جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور مسیلمہ آپکے بعد الوفات کی بحال کامیابی اور ترقی کی عزت کو دیکھ کر حسرت کی آگ میں حسد کی سوزش کے ساتھ جلنے کے لئے رہگیا تھا۔ اسی طرح مرتد صاحب کانے دجال اور مثیل مسیلمہ میاں عبد الحکیم پیچھے رہ گئے۔ تا اللہ تعالے حضور کو اس جانی دشمن کو حضور کی بعد الوفات کی عزت اور سلسلہ کی کامیابی کو دکھا کر حسرت اور حسد کے گرم تنور میں جلائے اور پھر علاوہ ان مشابہتوں کے ایک عددی مساوات کی مشابہت بھی مسیلمہ کی اس مسیلمہ ثانی میں پائی جاتی ہے۔ اس طرح پر کہ

جتنے اعداد مسیلمہ کے نام کے ہیں اتنے ہی عبد الحکیم کے۔ یعنی مسیلمہ کے نام کے اعداد بھی ۱۸۵ ہیں اور عبد الحکیم کے بھی ۱۸۵۔ یہ موٹی موٹی چار پانچ مشابہتیں ہیں جن کی وجہ سے عبد الحکیم اس وقت مسیلمہ ثانی یا مسیلمہ وقت ثابت ہوا ہے۔

سو ایک حکمت تو یہی جس سے عبد الحکیم نے زندہ رکر مسیلمہ کی مماثلت کا شرف حاصل کیا اور پھر اسی قدر نہیں بلکہ مسیلمہ کی مماثلت سے اپنے حریف مقابل کو اس کا مثیل ثابت کیا جس کی پاک جماعت سے مسیلمہ مرتد ہوا یعنے عبد الحکیم کے مسیلمہ ثانی بننے نے حضرت مسیح موعود ؑ کو مثیل آنحضرت ؐ بنا دیا۔ پھر اس کے زندہ رہ جانے میں اس کی کونسی عزت بڑھی اور ہمارے حضور کی کیا ذلت ہوئی۔ دوسری حکمت یہ تھی کہ عبد الحکیم نے ہمارے حضور کی نسبت تین پیشگوئیاں کی ہوئی تھیں جنمیں سے دو تو اس نے خود رد کر دی تھیں اور ایک کے پورا ہونے کے انتظار میں لگا ہوا تھا کہ ابھی پوری ہوگی تو میں اپنے دشمن کو اپنی پیش گوئی کا شکار ہوا ہوا دیکھ کر بغلیں بجاؤنگا اور خوشیاں مناؤنگا۔ اب اگر وہ ہمارے حضرت سے پہلے مر جاتا۔ تو وہ ذلت اور رسوائی جو اوس کو اس پیش گوئی کے نہ پورا ہونے سے نصیب ہوئی تھی سو وہ کس طرح ہوتی اور پھر مقابل میں ہمارے حضرت اقدس ؑ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر وہ حسرت اور وہ سوز اور وہ گداز جو اسکی قسمت میں تھا وہ کس طرح پاتا۔

سوال نمبر ۳۔ مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ میرا اس عورت سے نکاح ہوگا۔ مگر آپ تو وفات پاگئے اور نکاح کی بات تو درمیان ہی رہگئی۔

جواب نمبر ۳۔ اس عورت کے متعلق آپ کی پیشگوئی شرطی تھی۔ جیسا کہ نفس الہام سے یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ دیکھو الہام کی عبارت یہ ہے۔ ایها المرءة توبی توبی فان البلاء علی عقبك۔ لفظ توبی توبی سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بلا جس کا وعدہ دلایا گیا اور جس کا ایک پہلو نکاح کے ساتھ بھی تعلق رکھتا تھا۔ اس کا وقوع عدم توبہ کی شرط سے وابستہ تھا۔ لیکن جب اونہوں نے توبہ سے فائدہ اٹھالیا۔ تو بموجب قضیہ مسلّمہ اذا فات الشرط فات المشروط وہ بلا بھی ٹل گئی اور ساتھ ہی وہ نکاح کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی اور لفظ توبی توبی جو دو دفعہ فرمایا گیا۔ یہ اس بلا کے دو پہلوؤں کی خبر دیتا ہے ایک پہلو اس عذاب کا جس سے اس عورت کا گھر ماتم کدہ کی صورت میں ہونا تھا۔ اور دوسرا پہلو نکاح کا جو شماتت اعدا کے نیچے گھر کی صفائی کیلئے دوسرا اجار وب تھا۔ جو آخر ٹل گیا۔ اس اعتراض کا جواب تو حضرت اقدس ؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے تتمہ صفحہ ۱۳۳ میں خود مفصل ذکر فرمایا ہوا تھا اور آپنے صاف لکھدیا تھا۔ کہ اس نکاح کو اب خدا تعالیٰ نے منسوخ کر دیا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ مرزا صاحب کا الہام تھا کہ آپ کو دوبارہ جوانی ملے گی۔ لیکن آپ بوڑھے ہی فوت ہوگئے۔

جواب نمبر ۴۔ ہاں آپ کا یہ بھی ایک الہام تھا جسمیں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ عالم شباب کے انوار آپ کو پھر دئے جائینگے اور وہ انوار پھر آپ کو دئے بھی گئے اور آپنے اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۶ نشان ۱۳۷۔ لیکن انوار شباب سے مراد یہ نہیں کہ آپ پھر بے ریش لڑکوں کی طرح ظاہری شباب کی حالت میں ظاہر ہوں گے بلکہ الہام کے لفظوں میں تو انوار الشباب ہے۔ جس کے معنے جوانی نہیں بلکہ جوانی کے نور ہیں۔ جن سے مراد روحانی جسمانی قُوی ہیں کیونکہ ہر ایک قوت اپنے اپنے محل میں ایک نور کی طرح ہے۔ جس سے وہ مقام روشن اور منور ہوتا ہے۔ مثلاً قوت باصرہ اپنے محل کے لئے نور ہے اور قوت سامعہ اپنے محل کے لئے اور ایسا ہی قوت حافظہ اپنے مقام کا دیا ہے اور قوت متفکرہ اپنی جگہ کا چراغ سو اس کے متعلق آپنے تفصیل ذکر کیا ہے کہ جب سے مجھے الہام تُرَدُّ الیك انوار الشباب کی بشارت ملی ہے تب سے ہی میری ساری طاقتیں اور میرے سارے قوٰے ایسے مضبوط اور ایسے تیز ہوگئے جس سے میں تصنیف اور تالیف کا اس قدر کام کر سکتا ہوں کہ ہر روز دو دو جزو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو بھی تالیف کیلئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آگیا۔

سوال نمبر ۵۔ آپ کی پیش گوئی تھی کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوگا جو مبارک کے قائمقام ہوگا۔ سو وہ بھی پیدا نہ ہوا اور آپ پہلے ہی چلدئے۔

جواب نمبر ۵۔ اس مُعمہ کو حضور نے خود کھولدیا ہے دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸ نشان نمبر ۴۲۔ جہاں مواہب الرحمان صفحہ ۱۳۹ کی پیشگوئی جو پانچویں لڑکے کے متعلق فرمائی تھی۔ اس کی تفصیل فرماتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان میں جو پانچویں لڑکے کی بشارت ہے وہ پانچواں لڑکا ان چار لڑکوں کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونیوالا تھا جو محمود احمد ؐ کے گھر پیدا ہوا۔ اور جسکا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ اور یہ طرز بیان قرآن کے اس طرز بیان کے مطابق ہے جہاں خدا تعالے حضرت ابراہیم کی نسبت فرماتے ہیں کہ وھبنا لہ اسحٰق و یعقوب۔ یعنی ہمنے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دونوں عطا

گئے۔ حالانکہ یعقوب اسحٰق کا بیٹا تھا نہ کہ ابراہیم کا۔ یہ آسمانی کتابوں کا ایک طرز بیان ہوتا ہے جس کو نادان کم سمجھتے ہیں اور آخر بعض اپنی بے سمجھی سے اسپر اعتراض کر دیتے ہیں۔ اسی طرح آپ کا الہام انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک واقع ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گو ہم تیری اولاد کو بہت برکت دینگے اور وہ بہت پھیلیگی اور پھولیگی۔ ایک حلیم لڑکا جسکی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ یہ لڑکا نعم البدل کی صورت میں مبارک احمد کے قائم مقام ہو کر پیدا ہوگا اور جو انشاء اللہ ضروری پیدا ہوگا۔ خواہ کبھی ہو۔

سوال نمبر ۶ ۔ آپ کی زلزلہ کے متعلق پیشگوئی تھی اور آپ کا الہام تھا کہ اریک زلزلۃ الساعۃ۔ یعنی میں تجھے زلزلۃ الساعۃ دکھاؤنگا مگر نہ وہ زلزلہ آیا اور نہ آپنے دیکھا بلکہ آپ پہلے ہی فوت ہو گئے۔

جواب نمبر ۶ ۔ آپنے زلزلۃ الساعۃ کو دیکھ لیا۔ اور خدا نے آپ کو بذریعہ کشف و رؤیا دکھا دیا۔ اور اس کے وقوع کا سارا نقشہ آپکے سامنے ظاہر کر دیا۔ جب ہی تو آپ کی زبان پہ الہامی دعا۔ رب اخر وقت ھذا جاری ہوئی۔ جسکی قبولیت پر بشارت کا یہ الہام ہوا کہ اخرہ اللہ الی وقت مسمی۔ یعنی خدا نے اسے تاخیر میں ڈالدیا۔ اور یہ سوال کہ وہ زلزلہ آپ کی زندگی میں نہیں آیا۔ یہ فضول سوال ہے کیونکہ آپ خاتم الانبیاء کی طرح جب خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء ہیں۔ جن کی خلافت کا ذات قیامت تک وسیع ہے تو پھر کس قدر سخت غلطی ہے کہ آپ کی تمام پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا سوال آپ کی حیات کے دنوں پر ہی قائم کیا جائے۔ جبکہ خدا تعالی نے آپ کو اپنی وحی مقدس کے ذریعہ سے یہ خبر بھی بتلا دی ہے کہ ساری پیشگوئیاں اور سارے نشان آپ کی زندگی میں نہیں دکھلائے جائیں گے بلکہ فرمایا۔ کہ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک یعنے بعض نشان آپ کی زندگی میں دکھلائے جائیں گے اور بعض نشان بعد از وفات۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر پیشگوئیاں کی تھیں۔ کیا وہ ساری کی ساری آپ کی حیات میں ہی پوری ہوئی تھیں۔ اور مخالف لوگ تو اس وقت بھی ہر ایک نشان کے وعدہ پر بھی کہتے رہتے تھے۔ کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین۔ لیکن آپنے ان کے سامنے یہی جواب پیش کیا کہ انما العلم عند اللہ و انما انا نذیر مبین۔ دیکھو نار حجاز کا بھی آپنے وعدہ دیا تھا جو آخر صدیوں بعد ظہور میں آیا۔ پھر ریل اور تار برقی اور نہروں کا بھی وعدہ تھا۔ پھر چاند سورج کے گہن کا بھی وعدہ تھا۔ کہ رمضان کی فلاں فلاں تاریخ میں ہوگا

پھر ایک مہدی اور مسیح کا بھی وعدہ تھا اور طاعون اور زلزلوں کا بھی وعدہ تھا۔ مگر یہ سب وعدے آج تیرہ صدیوں کے بعد پورے ہوئے اب اگر مخالفین یہ شور مچاتے کہ کئی زمانے گذر گئے مگر یہ پیشگوئیاں اور یہ وعدے پورے نہیں ہوئے تو وہ کس قدر غلطی کرتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے جن کی شریعت اور نبوت رسالت کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اب اگر وہ سارے نشان آپکی زندگی میں ہی پورے ہو جاتے تو پچھلے لوگوں کے ہاتھ میں تو پھر آپ کے گذشتہ نشان بطور قصے اور کہانیوں کی طرح ہی تھے مگر یہ خدا کا فضل ہے کہ آپ کی صداقت کے نشان ہر زمانہ میں تازہ بتازہ لوگ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے آپکی صداقت ۔۔ قصہ اور کہانی کے رنگ میں نہیں بلکہ حقیقت کے طور پر ثابت ہوتی رہتی ہے اسی طرح ممکن ہے کہ ہمارے حضور جناب مسیح موعودؑ کے بھی بعض ایسے نشان ہوں جن کا وعدہ تو اب ہو گیا مگر ان کا وقت وقوع اور وقت ظہور کسی دوسرے وقت اور کسی اور زمانہ میں ہو جیسے کہ آپکا موعود لڑکا اور یہ موعود زلزلہ وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ احکم واحوی للمخاطب۔

سوال نمبر ۷ ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے آپکا آخری فیصلہ کا اشتہار شائع ہوا تھا اور اسمیں لکھا تھا کہ ثناء اللہ بشرطیکہ میرے اور میری جماعت کے سامنے توبہ نہ کرے مرجائیگا۔ لیکن وہ تو نہ مرا اور آپ مر گئے۔

جواب نمبر ۷ ۔ فیصلہ کا اشتہار تو ٹھیک آپکی طرف سے شائع ہوا تھا مگر ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہیں فرمایا بلکہ اس نے یہ لکھا کہ مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا یہ فیصلہ مجھے منظور نہیں کیونکہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ ایک شریر اور بدکار کو بھی خدا تعالی لمبی عمر دیدیتا ہے چنانچہ اس پر دو تین آیات بھی بطور ثبوت کے قرآن سے نقل کر کے لکھے۔ جیسے املی لھم ان کیدی متین ویمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ وغیرہا۔ اور اس طریق سے گویا یہ ثابت کیا کہ اگر میں اس مقابلہ میں مرزا صاحب کے سامنے ہلاک ہو جاؤں۔ تو اس قاعدہ سے پھر بھی مرزا صاحب کاذب ہی ثابت ہونگے اور میں سچا۔ مگر قدرت خدا جب اس نے اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کیا تو خدا نے آپکو اس دوسری راہ سے ہی آپکڑا اور میدان دنیا میں تمام اہل عالم پر ثابت کر دکھایا کہ اگر ثناء اللہ املی لھم اور یمدھم فی طغیانھم کی رو سے ہی ایک کاذب کی لمبی عمر یا مہلت عمر کو خیال کرتا ہے تو بہت اچھا اسی طریق سے ہی ہم اسے کاذب ثابت کر دیتے ہیں جیسے کہ ثابت ہو گیا اور آپ کاذب کے سامنے صادق [illegible]۔ جس سے ثابت ہو گیا کہ املی لھم کے نیچے مہلت پاکر پیچھے رہ جانیوالے میاں محمد ثناء اللہ صاحب ہی ہیں جو جھوٹے ہیں۔ اور حضرت اقدس جناب مرزا صاحب سچے۔

سوال نمبر ۸ ۔ آپکے الہام تھا کہ آپ کی عمر اسّی سال ہے یا اس سے کچھ کم زیادہ۔ پھر پیچھے سے ایک اور الہام سنا کہ آپکی عمر بڑھا دی گئی۔ پھر تعجب کہ بجائے اس کے کہ بڑھائی ہوئی عمر کو پاتے پہلی بتائی ہوئی عمر بھی نہ پا سکے۔

جواب نمبر ۸ ۔ بتائی ہوئی اور بڑھائی ہوئی عمر کو نہ سمجھنے سے یہ سوال پیدا ہوا ہے ورنہ دراصل یہ کوئی سوال نہیں اور اگر دیکھا جائے تو آپنے بتائی ہوئی عمر بھی پائی ہے اور بڑھائی ہوئی عمر بھی بتائی ہوئی عمر اس طرح کہ قمری حساب سے آپکی عمر ۷۵ سال ہوتی ہے جو اسّی سال سے چار پانچ سال کم کی پیشگوئی کے بالمقابل مطابق ہے اور بڑھائی ہوئی عمر کا مسئلہ اس بتائی ہوئی عمر کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس کا تعلق تو مرتد ڈاکٹر کی چودہ ماہ والی پیشگوئی سے ہے کیونکہ مرتد نے جس روز اپنی اس پیشگوئی کو توڑ کر اس کی جگہ ۴ اگست والی پیشگوئی قائم کی تھی۔ یہ اس کا اس پیشگوئی کے توڑنے پر مستعد کرنا اور اس پیشگوئی کے توڑنے کے دن سے آپ کی عمر کو بڑھا دینا جو گویا چودہ ماہ سے ہی بڑھا دینے کے مساوی ہے۔ صریح خدا تعالی کا فعل ہے جسکو خدا تعالی کی حکمت عملی نے دشمن کی آنکھ سے پوشیدہ رکھا۔ پس ثابت ہو گیا کہ آپنے خدا تعالی کی بتائی ہوئی عمر کو بھی پایا اور ایسا ہی اس کی بڑھائی ہوئی عمر کو بھی۔

سوال نمبر ۹ ۔ آپکی عمر اسّی سال سے بھی کم واقع ہوئی۔ پھر خدا تعالے کے علم میں آپکی عمر اسی قدر مقدر تھی تو خدا تعالے نے آپکے سال وفات کو کیوں خاص نہ کیا اور اسّی یا چار یا پانچ اس سے زیادہ کا عدد اس اصل مدت کے ساتھ کیوں بتایا۔ جبکہ سال وفات کا ان سے کچھ بھی علاقہ نہ تھا

جواب نمبر ۹ ۔ ابتدائے دعوے کے وقت آپ تن تنہا اور اکیلے تھے اور وہ زمانہ آپکے رسولانہ عزم اور استقلال دکھانے کا زمانہ تھا جبکہ علماء کی طرف سے آپکے لئے فتاوی تکفیر تیار ہوئے جس سے مخالفت اور عداوت کا وہ بازار گرم ہوا۔ کہ الامان! دشمنوں نے آپکے استیصال اور آپکے قتل کروانے کے لئے سینکڑوں تدبیریں کیں اور فریبی گھاتوں سے بھی کئی حملے کئے۔ پھر آپ کا اس وقت کئی دشمن قوموں اور تمام دنیا کے سامنے اکیلا میدان میں ہونا بتقاضائے بشریت [illegible]

ایسی حالت کا محرک ہو سکتا تہا جو اس وقت تسلی کا موجب ہو سکتی اسی لئے دشمنوں کے ان مخالفانہ حملوں کے مقابل پر آپکو تسلی دیگئی کہ واللّٰہ یعصمک من الناس اطال اللّٰہ بقائک اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ یعنی ان لوگوں کے حملہ سے خدا تجھے بچائے گا اور لوگ تجھے ہرگز قتل نہیں کرسکیں گے کیونکہ تو اپنی طبعی عمر سے وفات پائیگا پس تو کوئی فکر نہ کر اور نہ غمگین ہو خدا نے تیری عمر کو تیری کامیابی کے دنوں تک دراز کر رکھا ہے اسی برس یا پانچ چار اسی سے زیادہ یا اتنے اس سے کم۔

اب انسان کو تو یقینی طور پر اس بات کا بھی پورا علم نہیں دیا گیا کہ وہ سالم ایک گھنٹہ تک بھی زندہ رہیگا۔ پھر ابتدائے دعوے کیوقت جو چالیس سال کے قریب کا زمانہ تہا آپکا اس وقت سے ایک ایسے زمانہ دراز تک زندہ رہنے کی پیشگوئی کرنا جسمیں ایک انسان پیدا ہو کر اپنا پوتا بھی دیکھ سکتا ہے کیا یہ انسانی افترا ہو سکتا ہے؟ اور چالیس برس کے قریب کے وقت میں اسی برس کے قریب تک کے لئے پیشگوئی کو خاص کر دینا اور پھر باوجود اور اعداد شمار کے اسی یا اس کے قریب کے عدد کو ہی خاص کرنا یہ بھی تو غیب ہی ہے۔ کیا کسی کی مجال ہے کہ ایسا کر سکے ہاں یہ سوال کہ اسی برس یا اس سے زیادہ یا اس سے کم یہ تین مدتیں کیوں بیان فرمائی گئیں جبکہ واقعہ وفات کے لئے ان تین مدتوں سے ایک مدت ہی خاص ہو سکتی تہی تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول آسمانی گورنمنٹ کا ایک ملازم ہوتا ہے جو ان اجری الا علی اللّٰہ کی تنخواہ پر خدا تعالیٰ کی رسالت اور تبلیغ احکام کی ملازمت کو سرانجام دینے کے لئے خلق خدا کے پاس آتا ہے اور رسول ایسے نہیں ہوتے جو اہل دنیا کی طرح آخرت کے مقابلہ پر دنیوی عمر اور دنیوی آرام کے خواہاں ہوں بلکہ ہر صورت وہ دین اور آخرت کو ہی دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور وہ ہرگز پسند نہیں کرتے۔ کہ وہ کبھی بھی دنیوی امور کو دینی امور پر ترجیح دیں۔ اس لئے وہ یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے ہم اپنی اس ملازمت سے سبکدوش ہوں اور یہاں سے رخصت ہو کر اپنے خدا سے جا ملیں لیکن جب تک تبلیغ کا کام پورا کرنے کے لئے کفایت کر سکے۔ تبلیغ کے لئے ایسی عمر حضرت مرزا صاحب کو ہی دیگئی۔ جو ٹہیک اسی سال سے پانچ چار سال زیادہ تہی اور تبلیغ کا وہ کام جو خدا تعالیٰ نے بموجب ارشاد الہامی ان اللّٰہ یحمل کل حمل اور ان ذا العرش یدعوک۔ اپنے ذمہ لے کر حضرت مرزا صاحب کو محض اپنے فضل سے پچہتر سال کی عمر میں ہی اس سے سبکدوش کر دیا۔ خدا کے علم میں بیشک مرزا صاحب کے قوے کے لحاظ سے اور آپکی رسولانہ ہمت اور طاقت کے رُو سے اسی برس یا اس سے بہی زیادہ کا ہی تہا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک ٹہیکیدار ایک مزدور کو یہ کہے کہ ایک کام تجھ کو دیا جاتا ہے جس کو پورا کرنے کے لئے صبح سے شام تک کا وقت کافی ہے۔ پہر جب عصر ہوئی تو یا تو عصر سے پہلے سے ہی اس کو امداد دیکر شام تک کے کام کو عصر تک ختم کر کے اس کو فارغ کر دیا۔ یا عصر کے بعد کام کو اپنے ذمہ لیکر اسے عصر کیوقت ہی فراغت دیدی۔ لیکن یہ اس کی مہربانی کیوجہ سے ہوگا ورنہ کام کا وقت مزدور کی ہمت طاقت کے لحاظ سے تو شام تک ہی ہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ آپنے تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے کہ دانیال نبی کی اس پیشگوئی کا میں مصداق ہوں جسمیں لکھا ہے کہ مسیح ۱۲۹۰ سے لیکر ۱۳۳۵ تک محنت سے کام کریگا لیکن آپ بجائے ۱۳۳۵ کے [illegible] تک زندہ رہے [illegible] ھ کے ابتداء میں ہی انتقال فرما گئے اور ایسا ہی احادیث نبوی میں بہی لکھا ہے کہ مسیح موعود زمین میں چالیس سال تک رہیگا مگر آپ بجائے چالیس سال کے دعوے مسیحیت کے بعد صرف ۲۵ سال تک رہے پہر اگر دانیال نبی اور آنحضرت کی پیشگوئی کے مصداق آپ ہی تہے تو کیا وجہ کہ آپنے دونوں پیشگوئیوں کے مطابق زندگی نہ پائی۔

جواب نمبر ۱۰۔ اس کا جواب دراصل وہی جواب ہے جو سوال نمبر ۹ کے جواب میں گذرا یعنی ۷۵ سال سے ۸۵ سال تک دس سال کا فرق ہے اور یہ دس سال دراصل آپ کی عمر میں ہی داخل ہیں جن کو ۱۳۲۵ھ کے ساتھ ختم کرنے سے ۱۳۳۵ ہوتے ہیں اور چالیس سال جو احادیث میں مذکور ہیں۔ وہ آپکی قلمی خدمت کے ابتداء سے لیکر آخیر سال تک چالیس سال ہی بنتے ہیں۔ (دراصل دانیال کے الفاظ یہ نہیں کہ وہ ۱۳۳۵ تک ضرور زندہ رہیگا بلکہ اس کے تو یہ لفظ ہیں کہ مبارک ہیں وہ جو ۱۳۳۵ھ تک انتظار کرتے رہیں اسمیں وہ کی ضمیر مریدین یا ناظرین کی طرف پھرتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ درمیان میں بعض ابتلا ہوں گے لیکن ۱۳۳۵ تک سلسلہ ایک خاص ترقی پر پہونچیگا۔ ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱۱۔ بہشتی مقبرہ تو قادیان میں تہا آپ لاہور کیوں فوت ہوئے۔

جواب نمبر ۱۱۔ لاہور میں وفات پانے کے متعلق آپکے الہام تہے۔ اگر آپ قادیان میں وفات پاتے تو وہ کس طرح پورے ہوتے اور وہ الہام یہ ہیں۔ "لاہور سے ایک افسوسناک خبر" "کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں" "جنازہ آتا ہے" وغیرہ وغیرہ اور علاوہ اس کے آپکا سفر میں پہر لاہور جیسے دار الخلافہ شہر میں وفات پانا یہ تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں بلکہ مسیح کے لئے سیاحت کی موت اور ایک خلیفۃ اللّٰہ کیلئے دار الخلافہ میں تو نہایت موزون اور از حد مناسب معلوم ہوتی ہے اور آپکا باوجود لاہور میں فوت ہونے کے قادیان میں دفن ہونا بہت سی پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے اگر خدا کو منظور نہ ہوتا۔ تو ایسے اسباب بن جاتے۔ کہ آپکا جنازہ قادیان نہ لایا جا سکتا۔ والسلام۔

ضرورتِ مدرسینِ قرآن شریف

پنجاب ہندوستان کے مختلف مقامات کی جماعتہائے احمدیہ نے اپنے اپنے شہروں میں درس قرآن شریف جاری کیا ہے یا کرنے کی تجویزیں ہیں۔ بعض جگہ تو مقامی احباب میں سے کوئی ایک اس کام کیواسطے نکل آیا ہے۔ کہ اس معزز کام کو اعزیری طور پر ادا کرے۔ لیکن بعض جگہ کی جماعت اس امر کی خواہشمند ہے۔ کہ ان کیواسطے باہر سے کوئی ایسا آدمی بھیجا جاوے جو ان کے درمیان رہ کر انہیں باقاعدہ روزانہ قرآن شریف کا درس دے اس کیواسطے سب سے عمدہ تجویز تو یہ ہے کہ ایسی جماعتیں اپنے ہی درمیان میں سے کسی صاحب استعداد کو منتخب کرکے اور اوس کے اخراجات کا حسب ضرورت ذمہ اُٹھا کر چھ ماہ یا سردست کم از کم تین ماہ کیواسطے قادیان بھیجدے اور وہ صاحب یہاں سے تعلیم حاصل کر کے اپنے وطن کو واپس جائیں اور اپنی جماعت کو درس قرآن شریف کا دیں ایسے مدرسین کے طیار ہونے کے واسطے کچھ وقت درکار ہے۔ لیکن عرصہ سے بہت سے دوست حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سن رہے ہیں پس میں اُمید کرتا ہوں کہ ان میں اس قسم کے آدمی ہیں جو بہت جگہ میں درس قرآن شریف کا دیسکتے ہیں۔ ان میں سے وہ احباب جو اس خدمت کو سرانجام دینے کی لیاقت اور فرصت رکھتے ہوں وہ اگر اپنے ارادہ سے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح کو مطلع فرمادیں اور ایسا ہی وہ انجمنیں بھی جن کو مدرسین کی ضرورت ہے مطلع فرمادیں۔ تو امید ہے کہ بآسانی انتظام ہو جائیگا۔

غیر معمولی جلسہ تشحیذ الاذہان

آج ۷۔ اگست صبح ۷ بجے تشحیذ الاذہان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہُوا۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی مگر افسوس کہ ہمارے سکول کے طلباء اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس کیلئے ہم ہیڈ ماسٹر صاحب کی توجہ خاص طور سے مبذول کرتے ہیں۔

چوہدری فتح محمدؐ صاحب نے اپنا لکھا ہُوا مضمون پڑھا یہ بھی ایک نئی بات ہے کہ ممبران تشحیذ عام طور سے تو زبانی تقریر کرتی ہیں مگر اس موقعہ پر لکھے ہوئے مضمون پڑھے گئے۔

چوہدری صاحب کو چونکہ اپنے کالج کا کام تھا اس لئے غالباً وہ اپنے مضمون کیلئے کافی تیاری نہ کر سکے۔ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا (۱) دہریہ اور مادہ پرستوں کو وحی والہام وپیشگوئیوں کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا۔ (۲) عیسائیوں کی مذہب کی بنیاد عیسیٰؑ کی موت ثابت کرکے اکھیڑ دی۔ اس بات کے دشمن بھی قائل ہو گئے پھر ڈوئی اور آتھم پر رُوحانی حربہ چلا کر اس مذہب کا باطل ہونا پایۂ ثبوت کو پہونچایا (۳) آریہ کے تناسخ اور نیوگ کے مفاسد کو دکھایا کہ تناسخ مان کر خدا کو سرب شکتیمان نہیں کہہ سکتے۔ نیوگ ایسی گندہ تعلیم کا سرچشمہ وہ قدوس خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر مکالمہ ومخاطبہ الٰہی کو اسلام کی رُوح اور اس کا تا قیام قیامت جاری رہنا بتایا۔ جہاد کا خود ساختہ بدنما دھبا اسلام کے منور چہرہ سے مٹایا (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور سچے عاشقوں کی جماعت بنائی جو روایتی ایمان سے عالی ایمان کو پہونچے۔ چوہدری صاحب اگر آئینہ صداقت اور معیار الصادقین کو دیکھ لیتے تو ان کو مسیح کی خدمات کی ایک فہرست مل جاتی اور پھر سیدی ومولائی کی کتابوں سے ان کے متعلقات کو پیش کر سکتے۔

اس کے بعد امام زادہ سید محمود اُٹھا اور اپنا مضمون پڑھا۔ اصل میں حضور علیہ السلام کے بعد مشتاقان احمدؐ کے لئے کوئی چیز تسلی بخش ہو سکتی ہے تو آپ ہی کی تقریر ہے

کیونکہ ہے کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا۔

آپ نے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کو اشاعت دین میں کیا کیا تکلیف برداشت کرنی پڑیں۔ طائف کا واقعہ یاد دلایا اور سمجھایا۔ کہ یہ سب کچھ دما نقموا منہم الا ان یومنوا باللّٰہ العزیز الحمید کی بنا پر تھا۔ پھر آپ نے ان واقعات کے سلسلہ میں اپنے حضور مسیح کی مشکلات کا ذکر کیا اور ان ایذاؤں کا ذکر کیا جو مخالفین نے دیں۔ اخیر میں اپنی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ بار گراں جو پہلے صرف ایک جان پر تھا۔ اب ہم سب پر تقسیم ہو گیا ہے۔ خدا کا منشاء ہے کہ تمام سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے اب ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام تمام دنیا کے رہنے والوں کے کانوں میں پہنچائیں۔ اس بات سے ہمت نہیں ہارنی چاہئیے کہ ہم لڑکے ہیں کیونکہ اس سے پہلے بھی یوسفؑ۔ اسمٰعیلؑ داودؑ عیسےٰؑ۔ علیؓ نے لڑکپن کی حالت ہی میں وہ کام کئے۔ جن کی اُمید بڑوں سے کی جاتی ہوگی۔

اس کے بعد آپنے عام مفاسد زمانہ بیان کئے اس کے ضمن میں وہ فقرہ بھی کیا پر اثر تھا جو کسی خاص جوش اخلاص سے نکلا۔ کہ دنیا کے زر ومال کا ایک بڑا حصہ خدا پرستوں کو انسان پرست بنانے اور مریم کے بیٹے کی خدائی منوانے کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔ پھر نبی کریمؐ کے اوصاف بیان فرمائے اور دردمند دل سے کہا کہ اب اس اعلیٰ انسان کو جس سے بڑھکر کوئی اعلیٰ انسان تصور نہیں ہو سکتا۔ ایک ادنےٰ انسان کہا جاتا ہے بلکہ ہر ایک عیب اس کی ذات بابرکات سے منسوب کیا جاتا ہے اس کے بعد آپنے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ دُعا۔ ہمدردی (جو کامل احساس سے پیدا ہوتی ہے) جوش استقلال ہو کی قرآن حدیث سے واقفیت کی حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ کی حلم۔ خوش اخلاقی۔ صبر۔ تحریر وتقریر میں مشاقی پیدا کرنے کی اور رسالہ التشحیذ کی اور جلسہ پندرہ روزہ کے انعقاد کی۔ پھر اتفاق واتحاد کی اور سب سے بڑھکر جو لطیف بات کہی وہ یہ کہ شیطانی چیزوں کے بائیکاٹ کی۔ آجکل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے۔ ہم کو اس سے تعلق نہیں ہمارا ملک یہ ملک نہیں مومن کا اصل ملک آخرت ہے۔ پس خدا کی سلطنت میں جو شیطانی اشیاء کا زور ہے ہمیں اس کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ لوگ دنیا کے لئے جان ومال کی پروا نہیں کرتے افسوس ہے اگر ہم دین کے لئے صرف مال سے بھی دریغ کریں۔ تقریر ایک دعا پر ختم ہوئی بہتر تھا کہ آپ مضمون نہ پڑھتے بلکہ تقریر فرماتے جیسی اس سے زیادہ جوش اور اثر ہم پایا کرتے ہیں۔

اللّٰھم ایّد امامنا منصہ الحمید

(مکمل)

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار۔ محنتی۔ جفاکش آدمی ہے محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاک خانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہیں۔ امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دینگے۔

شیخ غلام احمدؐ صاحب نومسلم

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سردست۔ ہوشیار پور۔ کانگڑہ۔ جالندہر اور راہوں حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دورہ کرنے کو عنقریب قادیان دار الامان سے روانہ ہوں گے۔ ان کو بموجب قواعد واعظین منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے۔ جہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ نہ ہو۔ وہاں احمدی احباب کی فہرست مکمل کرکے باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم کرنے کی اجازت ہے۔ جہاں وہ پہونچیں وہاں کے احباب شیخ صاحب موصوف کے اغراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

والسلام

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

صدر انجمن احمدیہ قادیان

۱۰ اگست ۱۹۰۸ء

بقایا داران

کی خدمت میں خطوط ارسال کئے گئے ہیں جن کے حساب میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ وہ فوراً مطلع کریں اور مورخہ ۲۷ اگست کا پرچہ ان کی خدمت میں وی پی کیا جائیگا مہربانی فرماکر وصول فرما لیں۔ کیونکہ کارخانہ میں روپیہ کی اشد ضرورت ہے ورنہ اخبار بند کیا جاویگا۔

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل صاحب گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے ملہور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی۔ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرضکہ آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالف کتابوں مثل سیف چشتیائی۔ ورہ درائی۔ غایۃ المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے۔ آیۃ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملت مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا قیمت صرف ۱۲ر کر دی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی پہلی سب سے تصنیف ہے۔ جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھلادی۔ اسی میں وہ الہامات ہے۔ جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً چھ سو صفحے کے ڈیمائی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲ر میں دی جاتی ہے

درثمین حضرت اقدس ؑ کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۱۰ر اور بے جلد ۶ر

شری منہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۷۲ صفحے۔ قیمت ۸ر جلد منگوائیں

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ۸ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یسین سے پیش گوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو گراں نہیں۔ قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیا ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب ہنسٹر بید نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مقابلہ اس میں ہمارے امام نے قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ر

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان۔ نہایت عمدہ ۴ر

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ۔ حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹ر

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لئے۔ قیمت ۸ر

کامن احمدی (الداد) قیمت ۸ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت ۱ر

کامن احمدی قیمت ۸ر

عجیب و غریب و مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو۔ تو بذریعہ قیمت طلب یا پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں۔ تا کہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ میں کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو۔ تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تا کہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیج جاوے۔ ہر ایک دوائی کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہے

مصری گولیاں یہ گولیاں قبض کے واسطے ایک گولی بلا شدید قبض کی حالت میں دو اور دستوں کے واسطے چار۔ تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۳ر

تریاق البواسیر خونی بواسیر کے واسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بڑھ کر کوئی نہیں ملا تین ہفتے کے واسطے ۱۲ر

تریاق الخنازیر خنازیر کا داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جس کے باستقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا رہتا ہے اور ورم بھی تحلیل ہو جاتا ہے۔ چالیس یوم کے واسطے ۱۲ر

ذیابیطس ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۱۲ یوم کے واسطے ۱۲ر

تحفہ روزگار یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام کے تپ خصوصاً تپ دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور عام کمزوری کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۵ر

اکسیر جریان جریان اور رقت جوہر منی اور بند ہیج کے واسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خوراک ۲ر۔ ۱۲ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت ۱۲ر

سوزاک قدیم و جدید خوراک ایک ہفتہ قیمت ۱۲ر

حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کی مفردات سے مرکب ہیں۔ فی درجن ۱۲ر

اکسیر ضیق النفس کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہاء وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کے واسطے قیمت ۱۲ر

نوٹ ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مقام قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب